مختصر مناسکِ حج

(چار مشہور مراجع کے فتاوی کے مطابق)

نظرِ ثانی کے بعد نئے مسائل کے اضافے کے ساتھ

جدید ایڈیشن ۔ تاریخ اشاعت: نومبر 2007

از

مولانا صادق حسن

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

پیش لفظ	۵
عازمِ حج کے لئے چند اہم ہدایات	۶
حج کس پر واجب ہے۔	۶
☆ تقلید	۸
☆ خمس	۹
☆ قرأت	۱۰
حج کا طریقہ	۱۰
عُمرۂ مُفردہ/عُمرۂ تمتع ایک نظر میں	۱۱
مختصر طریقہ	۱۱
عُمرۂ تمتع	۱۲
☆ میقات	۱۲
☆ نذر	۱۳
☆ احرام کے باقی واجبات	۱۴
☆ تَلْبِیہ	۱۵
☆ مُحَرَّمات	۱۷
چند اہم مسئلے	
☆ خانۂ کعبہ کا طواف	۲۰
☆ نمازِ طواف	۲۲
☆ سعی	۲۲
☆ حلق یا تقصیر	۲۴
مکّہ میں کیا کریں	۲۴
حجِ تمتع ایک نظر میں	۲۶

Presented by Ziaraat.Com

حج تمتع	۲۶
☆ احرام باندھنا	۲۷
☆ عرفات میں ٹھہرنا	۲۷
☆ مشعر الحرام میں ٹھہرنا	۲۸
دو اہم مسئلے	۲۹
☆ منیٰ کی طرف روانگی	۲۹
☆ کنکریاں مارنا	۲۹
اہم نوٹ	۳۰
☆ قربانی	۳۰
☆ سر منڈوانا یا تقصیر	۳۱
اعمالِ مکۂ مکرّمہ	۳۲
☆ طوافِ کعبہ	۳۳
☆ نمازِ طوافِ حج	۳۳
☆ سعی	۳۳
☆ طواف النساء	۳۴
☆ نمازِ طواف النساء	۳۴
☆ منیٰ میں رات گزارنا	۳۴
☆ رمی الجمرات	۳۵
☆ منیٰ سے واپسی	۳۵
چند قابلِ توجہ امور	۳۶
عمرۂ مفردہ	۳۷
دوسرے عمرے	۳۷
نیابت کے چند مسائل	۳۹

Presented by Ziaraat.Com

عورتوں سے متعلقہ چند اہم مسائل ۳۹
☆ اگر حج کے پہلے حصے میں حیض آجائے ۴۰
☆ اگر حج کے دوسرے حصے میں حیض آجائے ۴۱
☆ حج اِفراد ۴۲

Presented by Ziaraat.Com

پیش لفظ

کاروانِ سلمان (جو کراچی کا پہلا اور پاکستان کا دوسرا باقاعدہ حج قافلہ تھا) کی تشکیل کے موقع پر اس کے بانیان (یعنی مرحوم اکبر علی پنجوانی، رمضان مرچنٹ، صغیر عباس اور تقی جعفر صاحبان) کے مشوروں سے ایک کتابچہ ترتیب دیا گیا جسکا مقصد مسائلِ حج کو آسان انداز میں پیش کرنا تھا جبکہ دوسرا مقصد یہ تھا کہ اسے پڑھنے کے بعد اپنے مرجع تقلید کی مناسکِ حج کو سمجھنا آسان ہو جائے۔ (کیونکہ بالآخر ہر شخص کے لئے اپنے مرجع تقلید کی کتاب کی طرف رجوع کرنا واجب ہے)۔ الحمد اللہ 1980 میں اسکی پہلی اشاعت سے اب تک مومنین کی کثیر تعداد نے اس سے استفادہ کیا۔

جدید مسائل پیش آنے اور اُس دور کے مراجع کے انتقال کی وجہ سے بعد والے ایڈیشن میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی رہیں مگر گزشتہ دس سال سے اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی جسکی بنا پر اب حج پر جانے والوں خصوصاً نوجوانوں کے لئے اس کتاب سے استفادہ مشکل ہو گیا کہ جن میں اکثریت ابتدائی طور پر موجودہ مراجع کی تقلید میں ہوتے ہیں۔

چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ تقریباً پوری کتاب پر نظر ثانی کر کے موجودہ مراجع کے فتاویٰ اور سرزمین حرم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے نئے فتاویٰ شامل کر لئے جائیں۔ جسکے نتیجے میں یہ نیا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آقا خوئیؒ و آقا خمینیؒ کے انتقال کے بعد کئی مراجع کی تقلید کی گئی اور اُن مراجع کے مسائل اس مختصر کتابچہ میں شامل کرنا ممکن نہ تھا، اسلئے اس کتاب کو صرف چار مراجع (آقا خوئیؒ، آقا خمینیؒ، آقا خامنہ ای اور آقا سیستانی) کے فتاویٰ تک محدود رکھا گیا ہے چونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ اس کتابچہ کے باوجود بھی بعض مومنین کے لئے مرجع کی کتاب "مناسکِ حج" سمجھنا مشکل ہو رہا ہے اسلئے کوشش کی جارہی ہے کہ اس کتاب و مناسکِ حج کے درمیان ایک اور کتاب تیار کی جائے۔ اگر اسکی توفیق ملی تو اس میں مزید مراجع کے فتاویٰ بھی شامل کئے جائیں گے۔

کتاب کے اختصار کی وجہ سے مستحبات (بلکہ واجبات میں بھی کم پیش آنے والے مسائل) کو تحریر میں نہیں لایا گیا مگر حج و مدینہ منورہ کے مستحبات کے لئے ایک نسبتاً تفصیلی کتاب بنام "مستحبات حج و زیارات وغیرہ" تیار کر کے شائع کی گئی ہے، اسلئے مستحبات کیلئے اُس کتاب سے استفادہ کیا جائے۔

اکثر جگہ مسائل کو سمجھانے کی خاطر زبان کی لطافت، قواعد اور ادبی اصول نظر انداز کئے گئے ہیں بلکہ بعض جگہ اسکی مخالفت بھی کی گئی ہے۔ امید ہے اہلِ زبان اسکو نظر انداز فرمائیں گے۔

حتّی الامکان احتیاط کے باوجود اگر کسی قسم کی غلطی یا کمی کا احساس ہو تو آپ کے مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر پھر یاددہانی کرادی جائے کہ یہ کتابچہ مسائلِ حج کا صرف ایک تعارف ہے۔ اس کے بعد اپنے مرجع کی مناسکِ حج کا مطالعہ ضرور کریں۔

صادق حسن

آسٹریلیا (موجودہ قیام)

Presented by Ziaraat.Com

عازمِ حج کے لیے چند اہم ہدایات

حج اسلام کا ایک اہم رکن، ایک عظیم الشان عبادت اور اہم ترین فریضہ ہے جس کی ادائیگی صاحب استطاعت پر واجب ہے۔اس سلسلے میں مرد،عورت، جوان یا بوڑھے میں کوئی امتیاز نہیں۔اگر واجب ہونے کے بعد حج نہ کیا تو مروی ہے کہ جب وہ مرے گا تو یہود کی موت مرے گا یا عیسائی کی اور قیامت کے دن بھی وہ یہودی اور عیسائی کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔جبکہ دوسری طرف حج کرنے والے کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اتنا پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے جتنا اس دن تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔اب ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم ترین فریضہ کو انجام دے اور غفلت نہ برتے۔چونکہ حج قبول ہونے کی صورت یہی ہے کہ اسے صحیح طریقے سے شریعت کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ادا کیا جائے۔اس لئے اس کتابچہ کو مُرتّب کیا گیا اور کوشش کی گئی کہ اسے ان چار مراجع کے فتاویٰ کی روشنی میں تحریر کیا جائے جن کی تقلید مومنین کی اکثریت کرتی ہے۔

حج کس پر واجب ہے:

جس شخص میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔اُس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ بالغ ہو۔

۲۔ عاقل ہو۔

۳۔ آزاد ہو۔

۴۔ اتنا وقت ہو کہ مکّہ جا کر تمام اعمالِ حج بجالا سکے۔

۵۔ آنے جانے کے لیے سواری اور سفر کے اخراجات (مثلاً مکّہ میں قیام و طعام اور قربانی) موجود ہوں۔

۶۔ جن لوگوں کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے انہیں اپنی واپسی تک کے اخراجات دینے کے پیسے ہوں۔

۷۔ راستہ محفوظ ہو یعنی راستہ میں جان، مال اور عزت کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

۸۔ صحت کے اعتبار سے سفر کے قابل ہو یعنی ایسا مرض یا کمزوری نہ ہو کہ راستے کی مشکلات برداشت نہ کر سکے۔

۹۔ حج سے واپسی پر اپنے اور گھر والوں کے لئے روزی کما سکے۔

مسئلہ:

جس طرح اپنی استطاعت سے حج واجب ہوتا ہے اسی طرح اگر کوئی اور حج کرنے کے لئے رقم دے تو حج واجب ہو جاتا ہے اور اس حج کو انجام دینے کے بعد پھر زندگی بھر دوبارہ حج واجب نہیں ہوتا ہے۔چاہے بعد میں اپنی حیثیت بھی ہو جائے۔مثلاً باپ اپنی نو سالہ بالغ بیٹی کو اگر رقم دے کر حج واجب کروا دے۔

Presented by Ziaraat.Com

اہم نوٹ:

۱۔ اگر ماں یا باپ نے حج نہیں کیا تو اولاد پر سے حج ساقط نہیں ہوتا کیونکہ ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا واجب نہیں ہے جبکہ خود حج کرنا واجب ہے۔اس لیے اگر کسی شخص کے پاس صرف اپنے حج کے پیسے ہیں تو خود اسی کو حج کرنا ہے دوسرے کو نہیں دے سکتا۔

۲۔ اگر بیٹے یا بیٹیوں کی شادی نہ ہوئی ہو تو حج معاف نہیں ہوتا ہے اس لیے اگر کسی کی بیٹیاں ہوں تو چاہے وہ غیر شادی شدہ ہوں، باپ پر حج واجب ہے۔یہاں تک کہ خود کی شادی بھی نہ ہوئی ہو تب بھی حج واجب ہے۔

۳۔ عورت اگر صاحبِ حیثیت ہے تو اس پر بھی حج واجب ہے چاہے اس کے شوہر پر واجب ہو نہ ہو۔عورت کے حج میں محرم کی شرط نہیں ہے۔عورت بغیر محرم کے بھی حج پر جا سکتی ہے۔بس شرط یہ ہے کہ سفر میں عزت و آبرو محفوظ ہو۔

۴۔ اگر کسی شخص نے قرض لیا ہے لیکن قرض ادا کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے خرچ کے برابر رقم آ گئی ہے تو پہلے حج کرے گا بعد میں قرض ادا کرے گا۔صرف مقروض ہونے کی وجہ سے حج معاف نہیں ہے۔(البتہ آقا سیستانی کا مسئلہ اس سلسلے میں ذرا تفصیل طلب ہے جسکے لئے ان کی کتاب یا علماء سے رجوع کریں)۔

۵۔ انسان کے پاس اس کی حیثیت سے زائد جو چیز ہے مثلاً مکان، زمین یا کوئی اور چیز تو اس پر واجب ہے کہ اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔

۶۔ اگر عورت کے پاس اس کی حیثیت سے زائد زیورات ہیں یا عورت اب اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اسے زیورات کی ضرورت نہیں رہی تو اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔اسی طرح اگر عورت کے مہر کی رقم اتنی ہے کہ حج کا خرچ پورا ہو سکتا ہے اور یہ مہر اسے مل بھی سکتا ہے تو اسے طلب کر کے حج پر جائے۔

۷۔ اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے اور اس کے پاس صرف اتنے پیسے ہوں کہ اگر زکوٰۃ یا خمس نکالے گا تو حج کا خرچ پورا نہ ہو سکے گا اس صورت میں پہلے زکوٰۃ و خمس نکالے اور اس پر حج واجب نہیں رہے گا۔

۸۔ اگر کوئی اتنا بوڑھا یا کمزور ہو کہ سفر کی مشکلات برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر پہلے حج واجب تھا اور کر سکتا تھا اس وقت انجام نہ دیا اب بوڑھا یا کمزور ہو گیا تو جس طرح بھی ممکن ہو حج پر جائے اور بالکل مجبور ہے تو اپنی زندگی میں دوسرے کو بھیجے۔یہ بھی ممکن نہ ہو تو وصیت کرے۔

۹۔ جس شخص پر حج واجب ہے اگر وہ مر گیا تو اس کے ترکہ سے پہلے حج کی رقم نکالی جائے۔یہ رقم نکالے بغیر ترکہ تقسیم کرنا حرام و گناہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۰۔ جب حج واجب ہو جائے تو فوراً (یعنی اسی سال) ادا کرنا واجب ہے۔ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ مرنے والے کی طرف سے بھی حج پہلے ہی سال ادا کرنا چاہئے۔ (البتہ آقا سیستانی کے نزدیک تاخیر کی گنجائش ہے اگرچہ تاخیر خلافِ احتیاط ہے)۔ مرنے والے کی طرف سے یا زندہ کی طرف سے نیابت کرنے والے میں چند شرائط کا ہونا ضروری ہے۔ اسکا ذکر کتاب کے آخر میں کیا گیا ہے۔ (دیکھئے صفحہ نمبر ۳۹)

۱۱۔ اگر حج واجب ہو تو عُمرہ و زیارات سے پہلے اس کو انجام دینا ہوگا۔ عموماً ایک خاندان کے دو یا تین افراد کا عُمرہ و زیارات کا خرچ ایک واجب حج کے برابر ہوتا ہے۔ اگر سب اپنے اپنے مال سے زیارت کر رہے ہوں تو امکان ہے کہ حج واجب نہ ہو لیکن اگر کوئی ایک شخص (مثلاً سربراہِ خاندان) سب کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو زیادہ امکان ہے کہ اس پر خود حج واجب ہو۔ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ کسی عالمِ دین یا مسائل سے واقف شخص سے رجوع کریں۔

۱۲۔ جب کسی میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ اس واجب حج کو ''حج اسلام'' کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ مگر دو قسمیں جن کو حجِ اِفراد و حجِ قِران کہا جاتا ہے فقط ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ مکہ کے اردگرد ۹۰ کلومیٹر (تقریباً ۵۲ میل) کے اندر رہتے ہیں۔ اس لیے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے مکہ سے ۹۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر رہنے والے دنیا بھر کے تمام مومنین پر حج کی تیسری قسم جسے تمتع کہتے ہیں واجب ہے اور اسی کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔ مگر اس سے قبل تین باتوں کا جان لینا اشد ضروری ہے۔

۱۔ تقلید ۲۔ خمس ۳۔ قرأت

۱۔ تقلید:

دین کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تقلید بھی لازم ہے۔ تقلید سے مراد ہے کہ امورِ دین میں اپنے دور کے بلحاظِ علم سب سے بڑے عالم (مجتہد اعلم) کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور تمام مسائل شرعیہ صرف اور صرف اسی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق انجام دیئے جائیں۔ اس کے بغیر سارے اعمال خصوصاً حج باطل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تقلید زندہ مجتہد کی ہو۔ مردہ مجتہد کی تقلید (خواہ علم و تقویٰ کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو) نہیں کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح مردہ مجتہد کی تقلید پر خود اپنی رائے سے باقی بھی نہیں رہا جا سکتا ہے بلکہ اس کے لئے پہلے، شرائط پر پورا اترنے والے زندہ مجتہد کی تقلید کی جائے گی پھر اسکے فتویٰ و نظریئے کے مطابق مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہا جا سکتا ہے۔

آقا سیستانی کے نزدیک مردہ مجتہد اگر زندہ سے زیادہ علم رکھتا تھا تو اسکی تقلید پر باقی رہنا واجب ہے اور یہ وجوب صرف پرانے مسائل کی حد تک نہیں ہے بلکہ نئے مسائل (جن کی اُس کی زندگی میں ضرورت نہ پڑی تھی) میں بھی اُسی کے فتویٰ پر عمل کرنا ہوگا۔

آقا خامنہ ای کے مطابق مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتے ہیں لیکن چاہیں تو نئے مجتہد کے فتویٰ پر بھی عمل ہو سکتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

چند اہم مسائل:

۱۔ تقلید مرد کی طرح عورت پر بھی واجب ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ اسی کی تقلید کرے جسکی تقلید میں اس کا شوہر یا دوسرے رشتے دار ہیں بلکہ وہ اپنی تحقیق کے مطابق عمل کرے گی۔

۲۔ جس مجتہد کی ہم تقلید کرتے ہیں اگر کسی مقام پر حتمی رائے نہ دے بلکہ احتیاط واجب کا لفظ استعمال کرے تو اس مسئلہ میں (اور صرف اسی مسئلہ میں) ہم اس کے بعد جو دوسرا بڑا مجتہد ہو اس کی رائے پر بھی عمل کر سکتے ہیں۔ نیز اگر ہمارا مجتہد کسی مسئلہ میں احتیاط واجب کا لفظ استعمال کرے اور دوسرے بڑے زندہ مجتہد کا فتویٰ معلوم نہ ہو سکے تو پھر اپنے ہی مجتہد کی احتیاط واجب پر عمل کرنا لازم ہوگا۔

۳۔ احتیاط واجب کے علاوہ صرف اور صرف اپنے ہی مجتہد کے فتویٰ کے پابندی کرنا ہوگی خواہ آسان محسوس ہو یا مشکل۔

۴۔ اس کی اجازت نہیں ہے کہ دورانِ حج بعض مسائل میں ایک مجتہد کے فتویٰ پر عمل کیا اور بعض مسائل میں دوسرے کے۔ سوائے اس کے کہ دوسرے کا فتویٰ احتیاط کے زیادہ قریب ہو (یعنی زیادہ مشکل ہو)۔

۵۔ ایسی کتاب پر بھی عمل نہیں کر سکتے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ ہمارے مجتہد کے فتویٰ کے مطابق لکھی گئی ہے یا نہیں۔ خواہ کتاب کسی انتہائی معتبر شخص، عالم یا ادارے کی لکھی ہوئی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اس معتبر شخص، عالم یا ادارے نے کسی دوسرے مرجع کے فتویٰ بھی تحریر کئے ہوں۔

خلاصہ:

پس اگر حج کرنے والا اب تک کسی مجتہد کی تقلید میں نہیں ہے تو اپنے حج کو باطل ہونے سے بچانے کے لئے فوراً تقلید کرے جو حج کے علاوہ دیگر اعمال کے لئے بھی ضروری ہے۔

۲۔ خمس:

اگر کسی پر زکوۃ یا خمس واجب ہے تو پہلے ان کو ادا کرنا ہوگا ورنہ حج حرام ہو جائے گا اور اگر اسی مال سے احرام خریدا جائے تو حج غلط بھی ہو جائے گا۔ جو حضرات با قاعدگی سے خمس ادا کرتے ہوں ان کے لئے تو حج پر جانے سے قبل خمس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ جنہوں نے اب تک خمس ادا نہیں کیا ہو حج پر جانے سے پہلے جس مجتہد کی تقلید میں ہو ان کے نمائندے سے رجوع کریں تاکہ اس حیثیت سے بھی حج صحیح ہو سکے۔ اس مسئلہ میں خواتین خصوصی طور پر متوجہ ہوں۔

نوٹ: وہ مومنین یا مومنات جو اپنے مال سے حج نہیں کر رہے ہیں بلکہ کوئی اور ان کا خرچ برداشت کر رہا ہے۔ اگر آقا خوئیؒ یا آقا سیستانی کی تقلید میں ہوں تو ان پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے چاہے یہ معلوم ہو کہ مال دینے والے نے اس کا خمس نہیں دیا بشرطیکہ مال ملنے

Presented by Ziaraat.Com

سے لیکر حج مکمل ہونے تک سال بھر نہ گزرا ہو۔ البتہ آقا خمینی ؒ و آقا خامنہ ای کی تقلید میں ہوں اور معلوم نہیں ہے کہ خرچ کرنے والا ہم پر جو مال خرچ کر رہا ہے اس میں خمس ہے یا نہیں تو ان کے لئے بھی کوئی ذمہ داری نہیں لیکن اگر یقین ہو کہ ہم پر خرچ کی جانے والی رقم پر خمس واجب ہے جو نہیں دیا گیا تو رہبر کے کسی نمائندے سے رجوع کریں۔ تا کہ حج صحیح ہو سکے۔

۳۔ قرأت:

حج کا ایک واجب جز نماز طواف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حج پر جانے والے کی نماز بھی صحیح ہو۔ اگر یقین یا اطمینان ہو کہ نماز صحیح ہے تب تو خیر، ورنہ کسی عالم یا قابل اعتبار دیندار شخص سے اپنی نماز کی تصدیق کروالی جائے۔ خصوصاً عربی الفاظ کی صحیح انداز سے ادائیگی۔ اسی طرح وضو و غسل کی درستگی کا بھی یقین حاصل کرلیا جائے۔

نیز تَلْبِیَۃ (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) درست طریقے سے ادا کرنے کی مشق کرلی جائے۔

اکثر لوگ حج سے اس لئے بھی گھبراتے ہیں کہ اسمیں لمبی لمبی دعائیں و عربی عبارتیں پڑھنا ہوں گی)۔ واضح رہے کہ حج، اعمال کے انجام دینے یا کرنے کا نام ہے۔

اس میں پڑھنے والی صرف دو چیزیں واجب ہیں۔

۱۔ تَلْبِیَۃ (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ)

۲۔ طواف کی نماز

باقی حج میں پڑھنے والی کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

حج کا طریقہ

مکہ اور اسکے اطراف میں رہنے والوں کے علاوہ ہر ایک پر جو حج واجب ہے وہ حج تمتع کہلاتا ہے اور یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ایک پورا حج قرار پاتے ہیں اور واجب فریضہ ادا ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ حج بدل، سنتی حج اور احتیاطی حج کا طریقہ بھی یہی ہے۔

اسکے پہلے حصے میں ایک عُمرہ ادا کرنا ہوتا ہے جو عُمرۂ تمتع کہلاتا ہے اور دوسرے حصے کو حج تمتع کہتے ہیں۔ چونکہ پورے حج کا نام بھی حج تمتع ہے اور صرف دوسرے حصے کا نام بھی یہی ہے اسلئے غلط فہمی سے بچنے کے لئے اس کتاب میں پورے حج کو حج اسلام اور صرف دوسرے حصے کو حجِ تمتع لکھا جائے گا۔

واضح رہے کہ حج کا پہلا حصہ (عُمرۂ تمتع) اس عُمرہ سے الگ ہے جو عام دنوں میں انجام دیا جاتا ہے۔ جس کو عُمرۂ مُفردہ کہتے ہیں۔ لیکن سفرِ حج کے دوران عُمرۂ مُفردہ بھی انجام دیا جاتا ہے (بلکہ بعض اوقات تو شروع میں عُمرۂ مُفردہ ہی انجام دینا ہوتا ہے اور حج کی باری بعد میں آتی ہے) اسلئے عُمرۂ تمتع کے بیان کے بعد تھوڑا سا ذکر عُمرۂ مُفردہ کا بھی کیا جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

عُمرہ ایک نظر میں عُمرہ مُفردہ / تمتع

واجبات

۱۔ میقات سے احرام باندھنا

۲۔ طواف: خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا

۳۔ مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نمازِ طواف پڑھنا

۴۔ صَفا اور مَرْوَہ کے درمیان سعی کرنا

۵۔ سر مونڈنا (حلق) / سر کے تھوڑے سے بال کاٹنا (تقصیر)

۶۔ طوافُ النِّساء کرنا

۷۔ دو رکعت نمازِ طوافُ النِّساء پڑھنا

مختصر طریقہ

پہلے عُمرۂ تمتع انجام دینا ہے جس میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔

۱۔ احرام باندھنا

۲۔ خانۂ کعبہ کا طواف

۳۔ طوافِ کعبہ کی ۲ رکعت نماز

۴۔ صَفا اور مَرْوَہ کے درمیان سعی

۵۔ تقصیر (یہاں پر عُمرۂ تمتع مکمل ہوجاتا ہے۔ البتہ اگر کوئی عُمرۂ مُفردہ کر رہا ہو تو اسکے بعد مزید دو واجبات انجام دینا ہوں گے)۔

۶۔ طوافُ النِّساء

۷۔ طوافُ النِّساء کی نماز

عُمرۂ تمتع مکمل ہوجانے کے بعد ۸ ذی الحجہ (یا ۹ ذی الحجہ) کو حج کا دوسرا حصہ حجِ تمتع شروع ہوگا جس میں ۱۳ واجبات ہیں۔

۱۔ احرام باندھنا

۲۔ ۹ ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے غروب تک میدانِ عَرَفات میں قیام

۳۔ ۱۰ ذی الحجہ کو فجر سے طلوعِ آفتاب تک مُزْدَلِفَہ میں قیام

۴۔ ۱۰ ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا

۵۔ اسکے بعد قربانی کرنا

Presented by Ziaraat.Com

۶۔ پھر حلق یا تقصیر (عورتوں کے لئے صرف تقصیر)

۷۔ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو منیٰ میں آدھی رات کا قیام

۸۔ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطان کو کنکریاں مارنا

۹۔ حج کا طواف

۱۰۔ نماز طواف

۱۱۔ حج کے لئے صَفا و مَرْوَہ کی سعی

۱۲۔ طوافُ النِّساء

۱۳۔ طوافُ النِّساء کی نماز

عُمرہ تمتع

اب ہم حج کے طریقے و مسائل پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ اس عُمرہ میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔

۱۔ احرام:

احرام باندھنے کے لئے چار چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ میقات

۲۔ دو چادریں پہننا

۳۔ نیّت

۴۔ تَلْبِیَہ ادا کرنا

میقات:

شریعت نے احرام باندھنے کے لئے چند جگہیں مقرّر کی ہیں جن کو میقات کہا جاتا ہے۔ اور بغیر احرام کے ان سے آگے مکّہ کی طرف بڑھنا جائز نہیں ہے البتہ ایک اجازت یہ دی ہے کہ حج یا عُمرہ کرنے والا چاہے تو نذر کر کے میقات سے پہلے احرام باندھ سکتا ہے اور پھر اسے میقات کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ احرام باندھنے کے لئے کونسا میقات یا طریقہ بہتر ہے؟ اس کا دارومدار ہر حاجی یا عُمرہ کرنے والے کے پروگرام پر ہے۔ عام طور پر لوگ تین طریقوں سے مکّہ جاتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

I) پہلے مدینہ کی زیارات پھر حج کے لئے مکہ جانا:

ایسے افراد جب مدینہ کی زیارات سے فارغ ہو کر مکہ جائیں تو مدینہ سے 6 میل کے فاصلے پر مسجد شجرہ (اس علاقے کو ابیار علی بھی کہتے ہیں) واقع ہے جو بذات خود ایک میقات ہے۔ پس وہاں سے حج کا احرام باندھا جائے گا۔

II) پہلے مکہ جا کر حج کرنا اور پھر مدینہ کی زیارات کرنا:

ایسے افراد جدّہ پہنچ کر وہاں سے جُحفَہ جائیں جو خود ایک میقات ہے اور وہاں سے حج کا احرام پہنیں۔ البتہ ان کو یہ اختیار بھی ہے کہ جدّہ پہنچنے سے پہلے (اپنے وطن یا جہاز میں) نذر کر کے احرام پہنیں (آقا سیستانی جدّہ سے نذر کی بھی اجازت دیتے ہیں) لیکن پہلے اسکی تفصیل دیکھ لیں جو تیسرے طریقے میں بیان کی جا رہی ہے۔

III) پہلے مکہ جانا اور پھر حج سے پہلے مدینہ جا کر دوبارہ مکہ آ کر حج کرنا:

ایسے افراد عُمرۂ مُفردہ کا احرام پہن کر مکہ آئیں۔ جس کے لئے اوپر والے طریقے کے مطابق ان کو دونوں اختیار ہیں اور پھر مدینہ جا کر واپسی میں حج کا احرام مسجد شجرہ سے باندھیں گے۔ ان کو پہلے عُمرۂ مُفردہ کا احرام اسلئے پہننا ہے کہ جو شخص حج کا احرام پہن کر مکہ آ جائے پھر وہ حج مکمل ہونے تک مکہ سے نکل نہیں سکتا ہے جبکہ ان افراد کو حج سے پہلے مدینہ جانا ہے۔

نذر:

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کہ دوسرے اور تیسرے پروگرام کے مطابق مکہ آنے والے جُحفَہ جا کر احرام باندھیں۔ لیکن ان کو یہ بھی اختیار ہے کہ نذر کر کے احرام باندھ لیں اس صورت میں انہیں جُحفَہ یا کسی اور میقات جانے کی ضرورت نہیں۔

نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر کچھ پڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ سے ایک وعدہ کرے اور اسکے الفاظ بھی زبان سے ادا کرے جو اسطرح سے ہوں گے۔

"میں اللہ کے لئے اپنے آپ پر لازم قرار دیتا / دیتی ہوں کہ اپنے حج اسلام کے عُمرۂ تمتع کا احرام (یا عُمرۂ مُفردہ کا احرام) ------------------ سے باندھوں گا / گی۔

(خالی جگہ پر اس مقام کا نام لیں جہاں سے احرام باندھنا ہے)۔

اس نذر کے احکام و شرائط وہی ہیں جو عام طور پر نذر شرعی کی ہوتی ہیں۔ جس میں ایک اہم شرط یہ ہے کہ شادی شدہ عورت اپنے شوہر سے اجازت لے (تفصیل اپنے مرجع کی توضیح المسائل میں دیکھئے)۔

آقا خوئیؒ، امام خمینیؒ و آقا خامنہ ای کے نزدیک اپنے شہر یا جہاز میں جدّہ پہنچنے سے 45-40 منٹ قبل یہ نذر کر کے وہیں سے احرام باندھنا ہے جدّہ سے نذر کر کے احرام نہیں باندھ سکتے البتہ آقا سیستانی نذر کر کے جدّہ سے احرام باندھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

چونکہ نذر کر کے احرام باندھنے میں جہاز کا سفر کرنا ہوگا جو کہ خواتین کے لئے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر مردوں کے لئے حالتِ اختیار میں بند گاڑی کا سفر جائز نہیں ہے۔اس لئے امام خمینیؒ و آقا خامنہ ای کے مرد مقلدین اس صورت میں نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں جب احرام باندھنے کی جگہ سے مکہ پہنچنے تک رات کا سفر ہو۔اسی طرح آقا سیستانی کے مرد مقلدین اس مسئلہ کا خیال جدّہ سے مکہ پہنچنے تک کریں یعنی جدّہ سے مکہ حتّی الامکان رات میں سفر کریں چاہے اس کے لئے جدّہ ایئرپورٹ پر دن ختم ہونے تک ٹھہرنا پڑے البتہ آقا خوئیؒ اجازت دیتے ہیں کہ دن رات دونوں صورتوں میں نذر کر کے احرام باندھا جاسکتا ہے چاہے اس کے لئے بعد میں بند سواری کا سفر کرنا پڑے البتہ بعد میں بند سواری کے سفر کا کفّارہ دینا ہوگا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ امام خمینیؒ و آقا خامنہ ای کے نزدیک اگر عمداً بھی دن میں بند سواری کے سفر کی نذر کی گئی تو نذر و احرام صحیح ہے البتہ انسان گناہ گار ہوگا جبکہ آقا سیستانی کے نزدیک گناہ کے علاوہ اس نذر احرام کی صحت میں اشکال ہے۔(البتہ اس مسئلہ میں فَالْاَعْلَم کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے)۔

بعض افراد کو غلط فہمی ہے کہ نذر کی اجازت اس مجبوری میں دی گئی تھی کہ پہلے میقات تک کے راستے بہت خطرناک و مشکل تھے۔اور اب یہ صورت نہیں ہے اسلئے اب نذر سے احرام جائز نہیں ہے۔یہ ایک غلط فہمی ہے اور نذر کی اجازت کا کوئی تعلق مجبوری سے نہیں ہے بلکہ حالتِ اختیار میں بھی نذر سے احرام جائز ہے۔

اگرچہ جدّہ سے نذر کر کے بھی احرام کی اجازت نہیں ہے (سوائے آقا سیستانی کے) لیکن اگر کوئی مجبور ہو جائے مثلاً اسکا ارادہ جدّہ سے میقات جا کر وہاں سے احرام باندھنے کا تھا لیکن جدّہ پہنچ کر سواری کا انتظام نہ ہوسکا، کوئی حکومتی رکاوٹ آگئی تو پھر جدّہ سے بھی نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔البتہ ایسے افراد کو چاہئے کہ جب حدودِ حرم شروع ہوں تو وہاں دوبارہ احرام کی نیت کرلیں۔

احرام کے باقی واجبات:

میقات کے علاوہ احرام کے واجبات میں تین مزید چیزیں شامل ہیں۔

۱۔ دو چادریں پہننا

۲۔ نیّت کرنا

۳۔ تلبیہ پڑھنا

جو اشخاص جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لیے ایک چوتھی بات یعنی نذر کرنا بھی ضروری ہے۔جو ان تینوں سے پہلے واقع ہوئی ہے۔اور اس کا طریقہ تحریر کیا جاچکا ہے۔پھر یہ تین عمل ہوں گے۔طریقہ درج ذیل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۔ احرام کے دو کپڑے پہننا:

احرام میں دو کپڑے پہننا واجب ہے۔ایک ایسا کپڑا جو کمر سے گھٹنے کو چھپالے، دوسرے ایک چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں، کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہیے، زیادہ ہوسکتا ہے یہ مردوں کے لئے واجب ہے۔عورت کے لئے یہ کپڑے پہننا واجب نہیں ہے۔وہ چاہے تو اپنے عام لباس کو بھی احرام قرار دے سکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ وہ بھی دو کپڑوں کا احرام باندھیں۔

ان کپڑوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ ضروری ہے:

۱) یہ کپڑے بغیر سلے ہوں (عورت اگر چاہے تو سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے)۔

۲۔ پاک ہوں۔

۳) خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم کا احرام نہیں پہن سکتی)۔

۴) ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

۵) اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نظر آئے۔

نوٹ:

اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے نجس ہو جائیں تو فوراً پاک کرلیں یا بدل دیں، البتہ وہ خون جو حالتِ نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۔ نیّت کرنا:

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیّت کریں:

"میں حج اسلام کے عُمرۂ تمتّع کے لیے احرام باندھتا/باندھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ".

۳۔ تَلْبِیَہ پڑھنا:

نیّت کے بعد تَلْبِیَہ پڑھنا واجب ہے، جو یہ ہے:

<u>(لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔</u>

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ)۔

جن جملوں کے نیچے لائن کھینچی گئی ہے وہ واجب ہیں۔بقیہ حصّہ مستحب ہے۔مگر بہتر ہے کہ حتّی الامکان اسے بھی ادا کریں۔البتہ خواتین خیال رکھیں کہ اگر نامحرم آواز سن رہا ہے تو تلبیہ آہستہ پڑھیں۔

ان الفاظ کو صحیح عربی تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔اگر خود ادا نہ کرسکیں تو کسی سے مدد لیں جو ان الفاظ کو ادا کروادے۔اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو

Presented by Ziaraat.Com

جس طرح ممکن ہو ان کلمات کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نوٹ:

۱) ان کلمات کو صرف ایک دفعہ کہنا واجب ہے۔البتہ مستحب ہے کہ مکہ پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے، بلندی پر چڑھتے اُترتے دہراتے رہیں۔

عُمرۂ تمتع کرنے والے کو حدودِ حرم شروع ہوتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دینا چاہئے۔

۲) احرام باندھنے کے لیے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنّت ہے۔

۳) وقتِ احرام کوئی نماز پڑھنا بھی ضروری نہیں البتہ ۶ رکعت یا ۲ رکعت نماز بجالانا سنت ہے اور اگر ادا یا قضا نماز کے بعد احرام باندھیں تو وہ زیادہ بہتر ہے پھر سنّت نماز کی بھی ضرورت نہیں۔

۴) احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں، انہیں اتارا بھی جا سکتا ہے، بدلا بھی جا سکتا ہے۔نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جا سکتا ہے۔

۵) احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔صرف غسل کرکے چادریں بدل لیں یا پاک کرکے انہی کو دوبارہ پہن لیں۔

۶) احرام کی حالت میں اگر چہ مردوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا حرام ہیں مگر کمر پر بیلٹ باندھی جا سکتی ہے جسمیں رقم یا ضروری کاغذات رکھے جاتے ہیں۔غیر مسلم ممالک سے آنے والی چمڑے کی بیلٹ سے بچیں۔

۷) احرام میں گرہ بھی لگا سکتے ہیں اور سیفٹی پن وغیرہ کا استعمال بھی صحیح ہے۔

۸) عورت اگر ماہواری میں ہے تو اسی حالت میں احرام باندھا جا سکتا ہے۔

۹) مردوں کے لئے احرام میں کم از کم دو چادریں ضروری ہیں لیکن اگر دو سے زائد چادریں یا مثلاً سردی کی وجہ سے گرم شال یا کمبل اوڑھنا چاہیں تو اجازت ہے۔البتہ مرد سر اور کان نہیں چھپا سکتے ہیں جبکہ عورت چہرہ نہیں چھپا سکتی ہے۔

۱۰) احرام اپنے ہی پیسوں سے خریدنا ضروری نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۱۱) جس مقام سے احرام پہننا ہے ضروری نہیں کہ احرام کی چادریں وہیں پہنی جائیں بلکہ سہولت و آسانی کی خاطر اس سے پہلے کے کسی مقام سے بھی پہنی جا سکتی ہیں۔البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔پس اگر مدینہ سے واپسی میں مسجد شجرہ سے احرام باندھنا ہے تو مدینہ ہی سے احرام کی چادریں باندھ کر چل سکتے ہیں تاکہ مسجد شجرہ میں صرف نیت و تلبیہ کہنے کی ضرورت رہ جائے اور سامان کھول کر کپڑے تبدیل کرنے وغیرہ کی زحمت نہ ہو۔اسی طرح اگر جہاز میں احرام باندھنا ہے تو

Presented by Ziaraat.Com

سامان وغیرہ کھولنے کی زحمت سے بچنے کی خاطر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام کی چادریں پہنی جاسکتی ہیں تا کہ دوران سفر جہاں سے احرام باندھنا ہو وہاں صرف نیت وتلبیہ پڑھا جائے۔واضح رہے کہ احرام کی پابندیاں احرام کی چادریں پہننے سے شروع نہیں ہوتیں بلکہ نیت وتلبیہ کے بعد شروع ہوتی ہیں۔

مُحرّمات:

احرام پہننے کے بعد چند چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔ان میں سے بعض عام حالات میں بھی حرام ہیں۔البتہ احرام کی وجہ سے ان کی تاکید بڑھ جاتی ہے اور ان میں سے ۲۱ مرد وعورت دونوں پر حرام ہیں۔جبکہ چار چیزیں صرف مردوں پر حرام ہیں اور دو صرف عورتوں پر۔

وہ ۲۱ چیزیں جو احرام کی حالت میں مرد وعورت دونوں پر حرام ہیں درج ذیل ہیں:

۱۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

۲۔ اسلحہ ساتھ رکھنا۔

۳۔ عورتوں کے ساتھ ہمبستری۔

۴۔ عورتوں کے ساتھ بوس وکنار۔

۵۔ عورت کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مَس کرنا۔

۶۔ اجنبی عورت پر شہوت سے نگاہ کرنا۔

۷۔ اِستمناء کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا)۔

۸۔ نکاح کرنا یا پڑھنا۔

۹۔ خوشبو استعمال کرنا۔

۱۰۔ سُرمہ لگانا۔

۱۱۔ آئینہ دیکھنا۔

۱۲۔ تیل ملنا۔

۱۳۔ بدن سے بال اُکھاڑنا۔

۱۴۔ ناخن کاٹنا۔

۱۵۔ جسم سے خون نکالنا۔

۱۶۔ کسی چیز کو زینت کے ارادہ سے استعمال کرنا خواہ وہ گھڑی یا انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔

۱۷۔ جسم پر پائے جانے والے کیڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۸۔ جھوٹ بولنا، گالیاں دیناوغیرہ۔

۱۹۔ جدال۔یعنی وَ اللہِ بِاللہِ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔

۲۰۔ دانت اُکھاڑنا۔

۲۱۔ حرم سے گھاس وغیرہ اُکھاڑنا۔

وہ چار چیزیں جو حالتِ احرام میں صرف مردوں پر حرام ہیں، عورتوں کے لیے جائز ہیں:

۱۔ سر چُھپانا۔

۲۔ چھت والی سواری میں سفر کرنا (البتہ رہبر نے رات کو اجازت دی ہے، آقا سیستانی بھی رات کو اجازت دیتے ہیں اگر بارش نہ ہو)۔

۳۔ ایسی چیزیں پہننا جو پاؤں کے اوپر کے حصے کو مکمل چُھپا لے مثلاً جراب موزہ وغیرہ۔

۴۔ سِلا ہوا کپڑا پہننا۔

یہ چار چیزیں عورتوں کے لئے جائز ہیں لیکن اگر نامحرم دیکھنے والا ہو تو موزے وغیرہ (یا کسی طرح سے بھی پیر چھپانا) احرام میں بھی واجب ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دو چیزیں ایسی ہیں جو حالتِ احرام میں صرف عورتوں پر حرام ہیں۔

۱) اپنے چہرے کو نقاب وغیرہ کی مانند کپڑے وغیرہ سے چُھپانا۔

۲) دستانہ پہننا: بعض مراجع (مثلاً آقا سیستانی) ہر قسم کے دستانے کو حرام قرار دیتے ہیں اور بعض مراجع (مثلاً آقا خوئیؒ) صرف ایک خاص قسم کے دستانے کو حرام دیتے ہیں۔

نوٹ:

۱) مذکورہ تمام چیزیں حالتِ احرام میں حرام ہیں۔ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں اور کچھ کے انجام دینے سے کفّارہ تو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے، جس کے لیے اِستغفار واجب ہے۔

۲) جب کفّارہ واجب ہو جائے تو اسے مکّہ میں دینا چاہئے۔مگر چونکہ آجکل وہاں یہ عمل بہت مشکل ہے اس لیے وطن واپس پہنچ کر بھی دیا جا سکتا ہے۔

۳) کفّاروں کی تفصیلات اس مختصر رسالے میں لکھنے کی گنجائش نہیں، اس لئے علمائے دین سے یا مفصّل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔البتہ بعض اہم چیزوں کا بیان ضروری محسوس ہوتا ہے۔

۱۔ حالتِ احرام میں آئینہ دیکھنا مرد و عورت پر حرام ہے۔لیکن بے خیالی میں یا اچانک نگاہ پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔بعض

Presented by Ziaraat.Com

مراجع کا نظر یہ ہے کہ عمداً آئینہ دیکھنا بھی اسی صورت میں حرام ہے۔ جب زینت کا ارادہ ہو۔پس کسی اور وجہ سے (مثلاً چہرے پر زخم وغیرہ کو چیک کرنے کے ارادے سے) آئینہ دیکھنا جائز ہے۔

۲۔ حالتِ احرام میں خوشبو کا ہر طرح سے استعمال (کھانا، سونگھنا، لگانا) حرام ہے مگر اس میں یہ بھی واضح رہے کہ بدبو سے بچنے کے لئے ناک بند کرنا بھی حرام ہے۔البتہ بدبو والی جگہ سے تیزی سے گزرا جا سکتا ہے۔خوشبو میں واضح رہے کہ خوشبو والے صابن اور ٹوتھ پیسٹ کا استعمال بھی شامل ہے۔

۳۔ احرام میں مردوں کے لئے سر کے علاوہ کان چھپانا بھی حرام ہے بعض مراجع کے نزدیک (مثلاً آقا سیستانی احتیاط کی بنا پر) کان کا ذرا سا حصہ چھپانا بھی حرام ہے اسلئے مرد موبائل فون اسطرح استعمال نہیں کر سکتے کہ وہ کان سے مَس ہو۔البتہ آقا خامنہ ای کے نزدیک اسکی اجازت ہے۔واضح رہے کہ یہ مسئلہ صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو کان چھپانے کی اجازت تمام مراجع دیتے ہیں اسلئے وہ موبائل فون استعمال کر سکتی ہیں۔

۴۔ البتہ چہرہ چھپانے میں مرد وعورت کا مسئلہ بدل جاتا ہے۔بلکہ بعض مراجع (مثلاً آقا سیستانی) چہرے کے کچھ حصے کو چھپانے کی اجازت بھی نہیں دیتے (بنابر احتیاط) اس لئے گرد وغبار سے بچنے کے لیے ماسک کا استعمال بھی صحیح نہیں ہے۔البتہ جو مراجع (مثلاً آقا خامنہ ای) چہرے کا کچھ حصہ چھپانے کو جائز سمجھتے ہیں وہ اس ماسک کا استعمال بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ مسئلے کا یہی فرق تولیہ کے استعمال، رومال اور ٹشو پیپر وغیرہ کے استعمال میں بھی ہے (آقا سیستانی ناک پونچھنے کی اجازت دیتے ہیں)۔

۵۔ (الف) مردوں کے لئے احرام میں چھت والی سواری کا سفر جائز نہیں ہے۔البتہ دن کے وقت سفر کی حرمت تو متفقہ ہے لیکن رات کے وقت ایسی سواری کے سفر میں اختلاف ہے۔(مرحوم آقا خوئیؒ اور کئی دیگر مراجع) رات کے وقت بھی سفر کو حرام قرار دیتے ہیں۔آقا خمینیؒ نے رات کے سفر کی اجازت دی ہے۔آقا خامنہ ای نے اسے خلاف احتیاط قرار دیا ہے۔ آقا سیستانی نے بارش کی حالت میں منع قرار دیا ہے ورنہ رات کے سفر کی اجازت ہے۔واضح رہے کہ یہ مسئلہ صرف مردوں کا ہے خواتین ونابالغ لڑکوں کو بند گاڑی کے سفر کی اجازت ہے۔

(ب) اگر مرد نے بند گاڑی کا سفر کرلیا (خواہ جان بوجھ کر یا مجبوری میں) تو اس سے عُمرہ یا حج غلط نہیں ہوتا ہے۔البتہ اس کا کفّارہ دینا ہوگا۔

(ج) اس مجبوری کا کفّارہ ایک دنبہ یا بکرا ہے جس کا گوشت ایسے مستحقین میں تقسیم کرنا ہوگا جو غریب بھی ہوں اور بارہ امامی شیعہ بھی۔

ایسے اداروں مثلاً دینی مدارس ویتیم خانوں کو بھی یہ گوشت یا بکرا دیا جا سکتا ہے جس میں سارے مستحقین ہوں۔واضح رہے کہ

Presented by Ziaraat.Com

جانور کا گوشت ہی تقسیم کرنا ہوگا، رقم تقسیم کرنے سے ذمہ داری پوری نہ ہوگی ۔البتہ کسی ایسے قابلِ بھروسہ شخص کو روپے دیئے جاسکتے ہیں جس پر مکمل یقین ہو کہ وہ اس سے جانور ذبح کروا کر اس کا گوشت مستحقین کو پہنچا دے گا۔

(د) کفّارہ دینے کی کوئی مدّت نہیں ہے ۔البتہ جتنا جلد دے دیں بہتر ہے۔

(ہ) اگر کبھی ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عُمرۂ تمتّع کا یا عُمرہ مُفردہ کا ایک سے زائد مرتبہ بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے۔مثلاً جو لوگ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں انہیں جدّہ ایئر پورٹ پر اتر کر مکہ آنے کے لئے پھر بند بس یا ٹیکسی میں سفر کرنا ہوگا تو کفّارہ صرف ایک ہی دینا ہوگا۔واضح رہے کہ یہ مسئلہ ہر حرام چیز کے کفّارے کا نہیں ہے۔بلکہ ہر ایک کے الگ الگ احکام ہیں۔مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہننا بھی حرام ہے لیکن جتنے کپڑے پہنے جائیں سب کا الگ الگ کفّارہ واجب ہوتا ہے۔

(و) بیوی یا محرم عورتوں کے ہاتھ یا جسم کو بغیر لذّت کے مَس کرنا جائز ہے مثلاً ہجوم میں طواف کرنے کے لئے یا سڑک عبور کرنے کے لئے ان کا ہاتھ تھامنا۔

۲۔ خانۂ کعبہ کا طواف:

احرام کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد اب مکّہ آ کر باقی اعمال انجام دینا واجب ہیں۔مکّہ میں داخل ہونے کے بعد چاہیں تو سب سے پہلے عمرہ مکمل کرلیں اور چاہیں تو پہلے آرام کرلیں۔بہتر یہ ہے کہ پہلے رہائش کا انتظام کرکے کچھ دیر آرام کرلیا جائے اس کے بعد عُمرہ کے باقی چھ اعمال انجام دینا ہیں جو دو سے ڈھائی گھنٹے میں آرام سے مکمل ہو جائیں گے۔

البتہ جن عورتوں کو یہ خوف ہو کہ ان کی ماہواری شروع ہونے والی ہے اور پھر پاک ہونے تک عُمرۂ تمتّع مکمل نہ ہو سکے گا ان کے لئے لازم ہے کہ مکہ میں داخل ہوتے ہی طواف اور اسکی نماز فوراً انجام دے لیں۔اسی طرح جو عورتیں ماہواری کے عالَم میں مکّہ میں داخل ہوں ان پر اتنا انتظار واجب ہے کہ پاک ہو کر غسل انجام دیں۔پھر عُمرہ کے باقی واجبات مکمل کرلیں۔اس دوران حالتِ احرام میں رہیں گی اور ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچانا واجب ہے جو احرام میں حرام ہیں۔

عُمرہ کے باقی اعمال انجام دینے کے لئے سب سے پہلے طواف کو انجام دینا ہے۔مسجد الحرام کے کسی بھی دروازے سے داخل ہو کر خانۂ کعبہ کے قریب پہنچیں اور طواف (یعنی خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا) انجام دیں۔طواف شروع کرنے سے قبل پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ نیّت: اس کی کیفیت یہ ہے کہ: (میں حج اسلام کے عُمرۂ تمتّع کے لیے طواف بجالاتا/لاتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ)۔

۲۔ وضو یا غسل انجام دے کر طواف کیا جائے۔

۳۔ جسم و لباس کو ہر نجاست سے پاک ہونا چاہیے۔

Presented by Ziaraat.Com

۴۔ حالتِ طواف میں مردوں کے لئے شرمگاہ کا چُھپانا واجب ہے۔ عورتوں کے لئے اتنا لباس پہننا ضروری ہے جتنا نماز میں پہنا جاتا ہے۔ خصوصاً ہاتھ ہتھیلی تک چُھپے رہیں۔

۵۔ اگر مرد طواف کرے تو واجب ہے کہ اس کا ختنہ ہو چکا ہو۔ طواف شروع کرنے سے پہلے اوپر ذکر کی گئی پانچوں باتوں کا خیال کرلیں۔ اس کے بعد طواف شروع کریں اور طواف کے دوران سات باتوں پر عمل کرنا واجب ہے۔

۱) خانۂ کعبہ کے گرد سات مکمل چکر لگائیں نہ سات سے کم ہوں نہ زیادہ۔

۲) پورے سات چکر پے در پے لگائے جائیں یعنی ان چکروں کے درمیان اتنا وقفہ نہ ہو کہ وہ ایک طواف نہ کہلائیں۔

۳) ہر چکر حَجرِ اَسود کے پاس سے اس طرح شروع ہو کہ پورا حَجرِ اَسود شامل ہو جائے۔

۴) ہر چکر حَجرِ اَسود کے پاس ختم ہو۔ آخری چکر میں حَجرِ اَسود سے احتیاطاً تھوڑا آگے بڑھ جائیں مگر اس کو طواف کا جزو نہ سمجھیں۔

۵) پورے طواف کے دوران خانہ ٔ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہو۔ اگر کسی وقت بھیڑ کی وجہ سے یا ارکان کو بوسہ دینے کی وجہ سے رُخ پھر گیا اور خانہ کعبہ سامنے یا پشت یا سیدھے ہاتھ کی جانب ہو گیا تو اتنا حصہ طواف میں شامل نہیں کیا جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جہاں سے رُخ پھرا تھا دوبارہ وہاں جا کر پھر اس مقام سے چکر پورا کریں۔ البتہ دائیں بائیں یا پشت کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۶) طواف کرتے وقت جب حِجرِ اسمٰعیلؑ (جسے ایک چھوٹی گول دیوار سے ظاہر کیا گیا ہے) کے پاس سے گزریں تو اس کو بھی طواف میں شامل کرلیں یعنی اس کے اور خانہ ٔ کعبہ کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ اس طرح طواف کریں کہ حِجرِ اسمٰعیلؑ بھی بائیں جانب رہے اور اس کے گرد بھی طواف ہو جائے۔

۷) طواف کی حالت میں کعبہ کے اندر جانا یا شاذِرْوَان کے اوپر چلنا یا کعبہ کی دیوار کی بنیاد پر چلنا جائز نہیں ہے۔

۸) بعض مراجع (مثلاً آقا خمینیؒ) کے نزدیک آٹھویں بات بھی واجب ہے کہ طواف کرتے وقت خانۂ کعبہ سے تقریباً ۱۳ گز ۲۶ 1/2 ہاتھ۔ جو کعبہ و مقامِ ابراہیمؑ کا درمیانی فاصلہ ہے) سے زیادہ دور نہ ہوں۔ البتہ آقا خوئیؒ و آقا سیستانی فاصلے کی شرط کو واجب نہیں سمجھتے ہیں اور خصوصاً جب ہجوم ہو تو جہاں تک ہجوم ہو وہاں تک جا سکتے ہیں۔ یہی نظریہ آقا خامنہ ای کا ہے۔

نوٹ:

الف) طواف کے دوران کچھ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بالکل خاموشی سے بھی طواف ہو سکتا ہے بلکہ گفتگو بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر پڑھنا چاہیں تو کوئی دعا یا دُرود پڑھا جا سکتا ہے۔

ب) ہر چکر کے بعد حَجرِ اَسود کے قریب آ کر ٹھہرنا یا اس کی طرف رُخ کر کے ہاتھ اٹھا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ضروری نہیں ہے۔ اگر کہنا چاہیں تو خیال رہے کہ بایاں کندھا خانۂ کعبہ کی طرف سے ہٹنے نہ پائے ورنہ طواف غلط ہو سکتا ہے۔ یعنی

Presented by Ziaraat.Com

بجائے پورا رُخ پھیر کر سینہ کعبہ کی طرف کرنے کے صرف چہرے کو موڑ کر بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ دیا جائے۔

ج) طواف کے چکروں کی تعداد میں شک سے طواف باطل ہو جاتا ہے اسلئے اسکی طرف خاص توجہ دی جائے۔ البتہ اگر ساتھی کی گنتی پر اعتماد ہو تو اسکی اجازت ہے۔

د) اگر طواف کے دوران نماز جماعت قائم ہو جائے تو طواف وہاں روک کر دوبارہ وہیں سے شروع کر دیں۔ البتہ اگر چار چکر پورے نہیں ہوئے تو احتیاط یہ ہے کہ اسے مکمل کر کے نئے سرے سے بھی طواف کر لیں۔

ہ) اگر دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے اور چار چکر ہو چکے تھے تو وضو کر کے باقی ماندہ چکر پورے کر لیں (یعنی جس مقام وضو ٹوٹا تھا وہیں سے طواف کر لیں) اور اگر تین چکر یا اس سے کم ہوئے تھے تو نئے سرے سے طواف کرنا ہوگا۔ تین اور چار چکر کے درمیان وضو ٹوٹنے کا مسئلہ تفصیلی ہے اسلئے علماء سے یا مفصل کتب کی طرف رجوع کریں۔

و) اوپر کی منزل سے حتّی الامکان طواف نہ کیا جائے۔ اگر مجبوری ہو تو مسئلے کی تفصیل جاننے کے لئے علماء سے رجوع کریں۔

۳۔ نمازِ طواف:

طواف کے فوراً بعد ۲ رکعت طواف کی نماز پڑھنا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱) یہ نماز بالکل صبح کی نماز کی طرح سے پڑھی جائے گی اور صبح ہی کی طرح اس کی دو رکعتیں ہوں گی۔

۲) اس کی نیت یہ ہوگی: "میں حجِ اسلام کے عُمرۂ تمتع کی ۲ رکعت نماز طواف پڑھتا / پڑھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ۔

۳) یہ مقامِ ابراہیم کے بالکل پیچھے پڑھنا واجب ہے، اگر وہاں ممکن نہ ہو تو اس کے دائیں بائیں جانب، وہاں ممکن نہ ہو تو پیچھے ہٹ کر پڑھی جائے۔ مگر جس حد تک ممکن ہو مقامِ ابراہیم کے جتنے قریب پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔

۴) اس نماز سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔

۵) جو پتھر مسجد الحرام کے صحن میں لگا ہے اس پر سجدہ صحیح ہے اس لیے اس نماز کے دوران سجدہ گاہ یا مہر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مسجد الحرام کے پتھر پر ہی سجدہ کیا جائے۔

۶) باقی اس کی وہی تمام شرائط ہیں جو عام واجب نمازوں کی ہیں۔

۴۔ سعی:

طواف کی نماز کے بعد اب عُمرۂ تمتع میں چوتھا واجب کام سعی انجام دینا ہے۔ یعنی صَفا و مَروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال کریں۔

۱) نیت جو یوں کی جائے گی:

"میں حجِ اسلام کے عُمرۂ تمتع کے لیے سعی کرتا / کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ)۔"

Presented by Ziaraat.Com

۲) صَفا سے چکر لگانا شروع کریں اور مَرْ وَہ پر ختم کریں۔

۳) سات چکر لگائیں جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ پہلے صَفا سے مَرْ وَہ گئے یہ ایک چکر ہو گیا۔ پھر مَرْ وَہ سے صَفا کی جانب واپس آئے یہ دوسرا چکر ہو گیا۔ پھر صَفا سے مَرْ وَہ کی جانب چلے یہ تیسرا چکر ہو گیا۔ اس طرح جب سات چکر لگائیں گے تو اختتام مَرْ وَہ پر ہوگا۔ گویا جانا اور آنا دو چکر شمار ہوں گے۔

۴) چکر لگاتے وقت رُخ سامنے کی جانب ہو یعنی جب صَفا سے مَرْ وَہ کی جانب چلیں تو رُخ مَرْ وَہ کی جانب ہو اور جب مَرْ وَہ سے صَفا کی جانب آئیں تو رخ صَفا کی جانب ہو۔ پس اُلٹا چلنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف صرف مڑ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ سینہ سامنے کی طرف ہو۔

نوٹ:

☆ سعی پیدل بھی ہو سکتی ہے سواری پر بھی، دوڑ کر بھی ہو سکتی ہے اور آہستہ آہستہ چل کر بھی۔

☆ ہر چکر کے اختتام پر صَفا یا مَرْ وَہ پر تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دورانِ چکر درمیان میں بھی مختصر وقت کے لیے بیٹھا جا سکتا ہے۔

☆ اس میں باوضو ہونا یا جسم و لباس کا پاک ہونا بھی ضروری نہیں ہے البتہ ان امور کا خیال رکھنا بہتر ہے۔ پس اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا۔ تب بھی وہ سعی انجام دے سکتا ہے۔

اہم مسئلہ: اوپر کی منزل سے سعی جائز نہیں ہے بلکہ بعض اوقات یہ عمل پورے حج کو باطل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے (مثلاً بعض اوقات رش کے زمانے میں وہیل چیئر نیچے کی منزل میں روک دی جاتی ہے) تو احتیاط یہ ہے کہ خود بھی اوپر کی منزل سے سعی کرے اور کسی دوسرے کو اپنی طرف سے نائب بنالے تاکہ وہ اسکی طرف سے نیچے کی منزل میں سعی کرے۔

سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان ذرا تیز چلنا ضروری نہیں ہے البتہ مردوں کے لئے مستحب ہے۔ خواتین اپنی عام رفتار سے چلیں۔

سعی، تازہ ترین مسئلہ:

صَفا و مَرْ وَہ کے درمیان سعی کے لیے موجودہ راستے کو دُگنا کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک نیا مسئلہ پیش آ سکتا ہے اس بارے میں مرحوم آقا خوئیؒ و آقا سیستانی کا نظریہ درج ذیل ہے۔ فی الحال دیگر مراجع کا مسئلہ دستیاب نہیں ہے مگر ان کے مقلدین بھی اس پر عمل کر سکتے ہیں کیونکہ یہ احتیاط کے قریب ہے۔

۱۔ اگر نئے راستے میں صَفا و مَرْ وَہ کی پہاڑیوں کا کچھ حصّہ بھی واقع ہو تو اس طرح سعی کرنا واجب ہے کہ سعی انہیں پہاڑیوں کے درمیان ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ اگر نئے راستے میں پہاڑیوں کا کوئی حصّہ نہ ہو تو مگر پرانے حصہ سے سعی کرنا ممکن ہو سکے تو اسی حصّے میں سعی کریں۔

۳۔ اگر نئے راستے میں نہ تو پہاڑیوں کا کوئی بھی حصّہ ہو اور نہ ہی پرانے راستے سے جانے دیں بلکہ وہ صرف واپس آنے کے لئے مخصوص ہوں تو سعی کرنے والا کم از کم نیت صَفَا پہاڑی پر کرکے وہاں سے سیدھے ہاتھ مڑ کر نئے راستے پر جائے پھر سیدھا چل کر اس کے اختتام پر جا کر واپس الٹے ہاتھ مڑ کر مَرْوَہ پر آجائے اور اس کا یہ چکر صَفَا سے مَرْوَہ جانے والا شمار ہوگا اگر چہ اس میں سعی کے چکروں کی دو شرائط پوری نہیں ہوتیں یعنی یہ نہ تو دو پہاڑیوں کے درمیان ہو اور نہ ہی مَرْوَہ جاتے وقت اس کا رُخ مَرْوَہ کی طرف تھا پھر بھی یہ چکر صحیح مانا جائیگا کیونکہ اس کو ان شرائط کو پورا کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اگلا چکر مَرْوَہ سے صَفَا کے موجودہ راستے سے کریں اور اس طرح سعی مکمل کریں۔ بہر حال خیال یہ رہے کہ نئے راستے میں پہنچ کر نیت نہ کرے کہ میں یہاں سے سعی شروع کر رہا ہوں۔

۵۔ تقصیر:

اب عُمرۂ تمتّع کا پانچواں عمل انجام دینا ہے۔ جب صَفَا و مَرْوَہ کے درمیان سات چکر لگا لیے تو سعی ہوگئی۔ اس وقت انسان مَرْوَہ پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد تقصیر کرنا یا کروانا ہے۔ یعنی سر یا داڑھی کے تھوڑے سے بال یا کچھ ناخن کاٹیں یا کٹوالیں۔

اس کی نیت یہ ہے:

"حجِ اسلام کے عُمرۂ تمتّع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا / کرتی، کرواتا / کرواتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ"۔

اس میں خیال رہے کہ حلق یا تقصیر یا تو خود انجام دیں یا کسی ایسے شخص سے مدد لیں جو بغیر احرام کے ہو یا اس کا احرام اتر گیا ہو۔ جو خود حالتِ احرام میں ہو اور اس نے تقصیر نہیں کی وہ دوسروں کی تقصیر یا حلق نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خیال رہے کہ خواتین تقصیر کے وقت نامحرم سے اپنے بال چھپائے رکھیں خصوصاً یہ خیال رہے کہ مَرْوَہ پر ہر وقت کثیر تعداد میں نامحرم موجود ہوتے ہیں۔ تقصیر کے بعد احرام اتر جاتا ہے یعنی وہ تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں پھر حلال ہو جاتی ہیں۔ البتہ تین باتوں کا خیال کرنا ضروری ہے:

۱) جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈوانا جائز نہیں۔ (بعض مراجع اجازت دیتے ہیں)

۲) بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکّہ سے باہر نہ جائیں یہاں تک کہ جدّہ یا عَرَفَات و مِنٰی کی زیارت کے لیے بھی نہ جائیں۔

۳) اب حج مکمل ہونے تک کوئی عُمرۂ مُفردہ نہیں کر سکتے۔

مکّہ میں کیا کریں:

اس کے ساتھ ہی عُمرۂ تمتّع مکمل ہوگیا یعنی آپ نے حج کے پہلے حصّے کو انجام دے دیا اور اب ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصّہ شروع

Presented by Ziaraat.Com

ہوگا۔اِس دوران آپ کو مکّہ میں ہی قیام کرنا ہوگا۔کوشش کریں کہ جتنا عرصہ مکّہ میں قیام رہے زیادہ سے زیادہ وقت مسجد الحرام میں گزارا جائے اور حتّی الامکان عبادات انجام دیجائیں اور درج ذیل امور کا زیادہ خیال رکھیں۔

۱۔ زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔طواف کا مطلب ہے اپنے عام لباس میں خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔اس کا طریقہ وہی ہوگا جو عمرے کے طواف میں گزارا ہے۔اس کے بعد سعی اور سر کے بال نہیں کاٹے جاتے۔یہ طواف عزیز و اقارب، دوست، رشتہ دار زندہ ہوں یا مردہ سب کی طرف سے ہوسکتے ہیں۔بس جس کی طرف سے طواف ہے، نیت میں اس کا نام یا رشتہ لیں۔مثلاً "میں اپنے والدین کا طواف کرتا/ کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ"۔ مکّہ میں طواف سب سے افضل عبادت ہے۔

(الف) مذکورہ طواف کیلئے (جو سنّت طواف ہیں) وضو ضروری نہیں ہے۔البتہ وضو کا ثواب ہے اسلئے بہتر ہے کہ اس رعایت سے وہی لوگ استفادہ کریں جن کا وضو بار بار ٹوٹ جاتا ہے)۔

(ب) سنّت طواف میں یہ اجازت ہے کہ ایک کے بعد فوراً دوسرا طواف اس سے ملا کر شروع کردیں۔اسطرح کئی طواف کرکے بعد میں ان کی نمازیں پڑھیں البتہ یہ عمل مکروہ ہے۔

(ج) سنّت طواف کی نماز مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ پوری مسجد میں کہیں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ بلکہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے چھوٹ جائے تب بھی طواف درست رہتا ہے۔

۲۔ تمام ادا نمازیں مسجد الحرام میں پڑھیں۔قضا نمازیں بھی جتنی ممکن ہوسکے اس مسجد میں پڑھیں کیوں کہ اس کی ایک نماز کا ثواب دس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

۳۔ جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کریں۔ایک قرآن ختم کرسکیں تو بہت بہتر ہے۔

۴۔ کعبہ کی صرف زیارت کرنا بھی ثواب رکھتا ہے۔اس لیے جب تھکن زیادہ ہو اور نماز و طواف کی ہمت نہ ہو تو فرش پر بیٹھ کر صرف خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔مکہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں۔خصوصاً رسول اکرمؐ کی ولادت گاہ، بیتِ خدیجہؑ، غارِ حرا، غارِ ثور اور جنّت المعلیٰ کا قبرستان۔جنّت المعلیٰ میں حضرت خدیجہؑ، حضرت ابو طالبؑ، حضرت آمنہؑ، حضرت عبد مناف اور رسول اکرمؐ کے فرزند حضرت قاسمؑ کی قبور ہیں۔اس قبرستان کی زیارت کریں اور اپنے ساتھ زیارت کی کتاب لے جائیں اور زیارت پڑھیں۔نیز بے شمار مومنین بھی یہاں دفن ہیں۔ان کی زیارت پڑھیں اور ایصالِ ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

حجِ تمتع ایک نظر میں

۱۔ مکہ سے احرام باندھنا

۲۔ عَرَفات میں ٹھہرنا (وقوف کرنا)

۳۔ مشعرالحرام (مُزدَلِفہ) میں ٹھہرنا (وقوف کرنا)

۴۔ مِنیٰ میں بڑے شیطان (جَمرَہ عَقَبَہ) کو کنکر مارنا

۵۔ قربانی کرنا

۶۔ سر مونڈنا / تقصیر کرنا

۷۔ مکہ پہنچ کر طواف زیارت کرنا

۸۔ نمازِ طواف پڑھنا

۹۔ صَفَا اور مَرْوَہ کے درمیان سعی کرنا

۱۰۔ طواف النِّساء کرنا

۱۱۔ نمازِ طواف النِّساء پڑھنا

۱۲۔ گیارھویں اور بارھویں رات منیٰ میں گزارنا

۱۳۔ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو سات سات کنکر مارنا

حجِ تمتع

اب آپ کے واجب حج کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔

جو حجِ تمتع کہلاتا ہے۔ اس میں ۱۳ چیزیں واجب ہیں:

۱) احرام باندھنا۔

۲) عَرَفات میں ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا۔

۳) مشعرالحرام (مُزدَلِفَہ) میں شبِ عید ٹھہرنا۔

۴) عید کے دن منیٰ آکر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

۵) عید کے دن منیٰ میں قربانی کرنا۔

۶) سر منڈوانا یا تقصیر کرنا۔

۷) حج کا طواف کرنا۔

Presented by Ziaraat.Com

۸) طواف کی نماز۔

۹) سعی۔

۱۰) طواف النساء کرنا۔

۱۱) طواف النساء کی دو رکعت نماز۔

۱۲) گیارہویں و بارہویں رات منیٰ میں ٹھہرنا۔

۱۳) گیارہویں و بارہویں دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

ان چیزوں کو مکمل طور پر انجام دینے کے بعد آپ کا حج مکمل ہوگیا۔ انکی تفصیلات علمائے دین سے دریافت کریں یا بڑی کتابوں کی جانب رجوع کریں۔ البتہ مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱) احرام باندھنا:

حج تمتع کے لیے اب جو احرام باندھا جائے گا مکہ معظمہ میں کسی بھی مقام سے باندھا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے مکان سے بھی باندھا جا سکتا ہے۔ البتہ بعض مراجع صرف پرانے مکہ سے ہی احرام باندھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس میں بھی وہی تین باتیں ضروری ہیں جن کا تذکرہ عمرہ کے احکام میں کیا گیا یعنی:

۱)۔ دو کپڑے ہونا چاہیے۔

۲) نیت: "حج اسلام کے حج تمتع کے لیے احرام باندھتا/باندھتی ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہِ"۔

۳) **تلبیہ:** صحیح عربی میں یہ جملہ کہنا: (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ)۔

☆ یہ تلبیہ بھی صرف ایک دفعہ پڑھنا واجب ہے۔ البتہ تکرار مستحب ہے۔ لیکن اس کو ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے میدان میں زوال تک پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اجازت نہیں۔

☆ بعد ازاں وہی ۲۵ باتیں حرام ہو جائیں گی جن کا تذکرہ کر چکا ہے (دیکھئے صفحہ نمبر ۱۷ تا ۱۸)۔ یہ احرام ۸ ذی الحجہ کو باندھنا بہتر ہے۔

۲)۔ عرفات میں ٹھہرنا:

مکہ سے تقریباً ۱۴ میل کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے جو عرفات کہلاتی ہے۔ اگر چہ اس میں ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا واجب ہے اور حج کا دوسرا کام ہے لیکن عام طور پر حاجی حضرات ۸ ذی الحجہ کو مکہ سے احرام باندھ کر اسی تاریخ کو عرفات چلے آتے ہیں اور رات وہیں گزارتے ہیں جبکہ ۹ تاریخ کو صبح ہی صبح سے اس میدان میں موجود ہوتے ہیں۔ عرفات میں ٹھہرنے کی دو شرائط

Presented by Ziaraat.Com

ہیں:

۱۔ زوالِ آفتاب کے وقت نیت کریں: "میں حج تمتع کے لئے ظہر سے غروب تک عرفات میں ٹھہرتا/ ٹھہرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ"۔

۲۔ زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک میدانِ عرفات میں ہی رہیں۔

نوٹ:

صرف رہنا واجب ہے باقی اور کوئی کام واجب نہیں۔ یعنی چاہے اپنے خیمہ میں بیٹھیں یا لیٹیں کہیں کھڑے رہیں یا پیدل میدانِ عرفات میں ٹہلیں۔ تمام وقت خاموشی میں گزاریں یا بات کریں سب جائز ہیں۔ البتہ مستحب ہے کہ تمام وقت دعاؤں میں صرف کریں۔

۳) مشعر الحرام میں ٹھہرنا:

عرفات میں ۹ تاریخ کو غروب تک ٹھہرنے کے بعد اب وہاں سے مشعر الحرام (مُزْدَلْفَہ) میں پہنچنا ہے۔ یہاں اصل میں صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ عرفات سے مشعر پہنچنے کے بعد پوری رات (جو عید کی رات ہوگی) وہیں گزاردیں۔ یہاں ٹھہرنے میں بھی دو شرائط ہیں:

۱۔ **نیت:** اور احتیاط یہ ہے کہ دو نیتیں کریں۔ ایک رات کو جس وقت پہونچیں "حج اسلام کے حج تمتع کے لئے مُزْدَلْفَہ میں رات قیام کرتا/ کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ"۔

اور دوسری نیت صبح صادق کے وقت کریں: "حجِ اسلام کے حجِ تمتع کے لیے مشعر الحرام میں صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک ٹھہرتا/ ٹھہرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ"۔

۲۔ صبح صادق سے سورج نکلنے تک مُزْدَلْفَہ کے میدان میں رہیں۔

نوٹ:

۱۔ سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے نکلنا حرام ہے البتہ عرفات کی طرح آپ کی مرضی ہے کہ مشعر الحرام میں یہ وقت جس طرح بھی گزاریں۔ البتہ اس رات کی فضیلت شبِ قدر کی مانند ہے اسلئے جتنا ہو سکے اسے ذکرِ خدا (خصوصاً تسبیحِ زہراؑ پڑھیں) و دعا میں گزاریں۔

۲۔ یہاں قیام کے دوران رمی الجمرات (شیطانوں پر کنکریاں مارنا) کے لیے اسی میدان سے کنکر چننا مستحب ہے۔

۳۔ عورتیں، بوڑھے اور بیمار اگر ان کے لئے ٹھہرنے میں سختی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے بھی یہ مشعر الحرام سے نکل سکتے ہیں۔ بلکہ رات ہی میں کوچ کرسکتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

دو اہم مسئلے:

۱۔ مُزْدَلِفَہ کا وقوف انتہائی اہم ہے۔اگر یہ چھوٹ جائے تو حج باطل ہو جاتا ہے البتہ اگر مُزْدَلِفَہ میں اس کے مخصوص وقت میں نہ پہنچ سکیں تو دس ذی الحجہ(عید کے دن) طلوع آفتاب سے زوالِ آفتاب تک کسی بھی وقت پہنچ کر نیت کر لیں تو حج درست رہے گا۔(اسکو وقوف اِضطراری کہا جاتا ہے)۔آج کل ٹریفک کے مسئلہ کی وجہ سے یہ صورت اکثر پیش آتی ہے۔اسلئے وقوف اِضطراری کے مسئلے کو اچھی طرح سمجھ کر یاد کر لیا جائے ورنہ پورا حج باطل ہو جائے گا۔

۲۔ اگر چہ مستحب ہے کہ ۹ ذی الحجہ کا دن ختم ہونے کے بعد مغرب وعشاء کی نماز مُزْدَلِفَہ پہنچ کر پڑھی جائے مگر یہ واجب نہیں ہے اسلئے اگر کوئی نمازِ مغربین عَرفات میں بھی پڑھ لے تو غلط نہیں ہے خصوصاً اگر نماز قضا ہونے کا امکان ہو۔(مثلاً سواری نہ ملنے کی وجہ سے یا ٹریفک جام کی وجہ سے آدھی رات کا وقت عرفات ہی میں ہو رہا ہے) تو عرفات ہی میں مغربین پڑھ لینا بہتر ہے۔

منیٰ کی طرف روانگی:

مشعرالحرام میں طلوعِ آفتاب تک ٹھہرنے کے بعد سورج نکلتے ہی اب منیٰ کے میدان کی جانب روانہ ہو جائیں جہاں جا کر اسی دن (جو عیدِ قربان کا دن ہوگا) تین واجبات انجام دینا ہیں۔

۴) کنکریاں مارنا:

عید کی صبح منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جَمْرَہ عُقْبَہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنی ہیں۔اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

۱۔ نیت: "حج تمتع کے لیے جَمْرَہ عُقْبَہ کو سات کنکریاں مارتا/مارتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ"۔

۲۔ یہ کنکریاں حرم سے اٹھائی گئی ہوں لیکن بہتر ہے کہ مشعرالحرام سے لی گئی ہوں جو حرم ہی کا ایک حصہ ہے۔

۳۔ ہر کنکری نئی ہو یعنی اس سے پہلے کسی نے اس کو کنکریاں مارنے میں استعمال نہ کیا ہو۔

۴۔ غصبی نہ ہو یعنی کسی دوسرے کی کنکری بغیر اس کے اجازت کی استعمال نہیں کی جاسکتی۔

۵۔ دس تاریخ کو طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت مار سکتے ہیں۔

۶۔ کنکریاں ماری جائیں پس اگر کسی نے لے جا کر شیطان پر رکھ دیں تو کافی نہیں۔

۷۔ کنکری شیطان تک پہنچ جائے اگر ماری اور نہیں پہنچی تو وہ گنتی میں نہیں آئے گی۔

۸۔ سات کنکریاں ماری جائیں اس سے کم نہ ہوں۔

۹۔ کنکریاں ایک ایک کر کے ماری جائیں ایک ساتھ کئی کنکریاں نہ پھینکی جائیں۔

۱۰۔ ماری ہوئی کنکری جَمْرَہ (شیطان) تک پہنچ جائے اور بغیر کسی چیز سے ٹکرائے پہنچے۔

Presented by Ziaraat.Com

نوٹ:

۱۔ جس کے لیے کسی مجبوری سے کنکریاں پھینکنا ناممکن یا بہت مشکل ہو وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو نائب بنا کر اس سے اپنی جانب سے کنکریاں پھنکوا سکتا ہے۔

۲۔ دس تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنی ہیں دوسرے دو شیطانوں کو نہیں۔

۳۔ عورتوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے کنکر خود ماریں۔ دس ذی الحجہ کو بھی اور گیارہ اور بارہ کو بھی۔ شوہر، بیٹے، بھائی یا کسی دوسرے کو نائب بنا کر بھیج دینا غلط ہے۔ البتہ اگر ہجوم کی وجہ سے دن کو کنکر مارنا ممکن نہ ہو تو رات کو ماریں لیکن حتی الامکان یہ فریضہ خود ادا کریں۔☆

۴۔ آقا خوئیؒ و آقا سیستانی کے نزدیک احتیاط واجب ہے کہ کنکر اوپر کے حصہ (عمارت) سے نہ مارے جائیں۔ امام خمینیؒ و آقا خامنہ ای اسکی اجازت دیتے ہیں۔

☆ البتہ آقا سیستانی کے نزدیک دوسرے اور تیسرے دن کے کنکر عورت بھی رات کو نہیں مار سکتی اور اگر مجبور ہو تو دن ہی میں کنکر مارنے کے لئے کسی کو نائب بنائے۔

اہم نوٹ:

گزشتہ چند سالوں میں بھگدڑ کی وجہ سے کنکر مارنے کے عمل میں اموات ہوئیں جسکے نتیجے میں جمرات (شیطان) کا علاقہ و نقشہ مکمل طور پر بدل دیا گیا اور مزید تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے کے فقہی مسائل ان تبدیلیوں کے مکمل ہونے کے بعد ہی بیان کئے جا سکتے ہیں۔ فی الحال اہم تبدیلی یہ ہے کہ پہلے والے ستونوں کی جگہ لمبی لمبی دیواریں بنا دی گئی ہیں۔ اس سے متعلقہ مسئلہ یہ ہے کہ کوشش کی جائے کہ ان دیواروں میں صرف درمیانی حصے میں کنکر مارے جائیں۔

۵) قربانی:

منیٰ میں دس ذی الحجہ (بقر عید کے دن) بڑے شیطان کو کنکر مارنے کے بعد دوسرا واجب یہ ہے کہ حج کے لئے قربانی کریں۔ اس حوالے سے مراجع قربانی کے جانور کے شرائط بیان کرتے ہیں لیکن آج کل قربان گاہ دُور ہونے کی بنا پر قافلوں کی انتظامیہ ہی ذمہ داری خود سنبھال لیتی ہے اور عام حاجی کو ان مسائل کی ضرورت نہیں پڑتی اسلئے ان کا بیان نہیں کیا جا رہا ہے۔ البتہ اس سے متعلقہ دیگر چند مسائل کا جاننا ضروری ہے۔

۱۔ ترتیب: پہلے بڑے شیطان کو کنکر مارے جائیں پھر قربانی ہو۔

۲۔ نیت: خود بھی کریں اور جو قربانی کے لئے جا رہا ہو وہ بھی نیت کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

۳۔ ہر شخص کی طرف سے الگ الگ قربانی ہونی چاہیے یعنی یہ جائز نہیں کہ ایک قربانی میں کئی افراد شریک ہوں۔

نوٹ:

۱۔ ضروری نہیں کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کریں بلکہ کسی اور سے بھی کروائی جا سکتی ہے اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ خود بھی نیت کرے اور جس کو نائب بنایا ہے وہ بھی نیت کرے۔

۲۔ آقا خمینیؒ کے نزدیک اگر کسی اور سے قربانی کروائیں تو اس کا بارہ امامی شیعہ ہونا ضروری ہے۔قربان گاہ میں موجود قصاب کو اجرت دے کر جو قربانی کروائی جاتی ہے اگر وہ غیر شیعہ ہے تو پس غلط ہے اور دوبارہ قربانی کرنا پڑے گی۔البتہ دیگر مجتہدین کے نزدیک ایسی قربانی صحیح ہے۔صرف مسلمان ہونا کافی ہے۔

۳۔ آقائے خوئیؒ کے نزدیک احتیاطاً واجب ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ایک اپنے لیے جو خود کھائیں، دوسرا مومنوں کے لیے تیسرا غرباء کے لیے۔لیکن دیگر مراجع کے نزدیک یہ تقسیم ضروری نہیں۔آقا سیستانی فقیر کے حصے میں احتیاط کے قائل ہیں۔لیکن اگر وہاں فقیر نہ مل سکے تو اس کا حصہ چھوڑا جا سکتا ہے۔بہتر ہے کہ وطن روانگی سے قبل کسی غریب شیعہ سے اسکے حصے کے لئے اجازت لے لیں۔

۴۔ قربانی منیٰ میں ہونی چاہیے مگر اب منیٰ میں کوئی قربان گاہ نہیں ہے حکومت نے نئی قربان گاہ منیٰ سے باہر بنائی ہیں۔آقا خمینیؒ و آقا خامنہ ای کے نزدیک اسی قربان گاہ میں قربانی کرنا یا کروانا واجب ہے۔آقا خوئیؒ و آقا سیستانی کے نزدیک جب منیٰ میں قربانی ممکن نہ ہو تو پورے حدودِ حرم میں کہیں بھی قربانی ہو سکتی ہے خواہ نئی قربان گاہ میں ہو یا مکہ شہر کی قربان گاہ میں (کیونکہ مکہ حدودِ حرم میں ہے)۔قافلے کے منتظمین کی ذمہ داری ہے کہ ہر شخص کے مرجع کے مطابق اسکے لئے قربانی کروائے اور اسکے ضروری مسئلے معلوم کرلیں۔

۵۔ بینک کے کوپن کے ذریعے جو قربانی ہوتی ہے وہ فی الحال غلط ہے کیونکہ اسکے انتظام میں کئی چیزیں اطمینان بخش نہیں ہیں۔

۶) سر منڈوانا یا تقصیر:

اب منیٰ میں بقرعید کے دن موجود حاجی کا تیسرا فریضہ یہ ہے کہ قربانی کے بعد سر منڈوائیں یا تقصیر کروائیں (یعنی سر یا داڑھی کے چند بال یا کچھ ناخن کاٹیں یا کٹوائیں) اس میں ہر حاجی کو اختیار ہے۔البتہ دو گروہوں کو یہ اختیار نہیں ہے۔

☆ عورتیں: ان کے لیے سر منڈوانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ تقصیر ہی کریں / کروائیں گی۔

☆ مرد: جو پہلی بار حج کر رہا ہے اس کے لیے احتیاط کے قریب یہی ہے کہ سر منڈوائے۔اگرچہ آقا خوئیؒ و آقا خامنہ ای اس کو بھی اختیار دیتے ہیں۔بہر حال چاہے سر منڈوائے یا تقصیر کروائیں اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے:

☆ جو سر منڈوائے: حجِ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے حلق بجالاتا / لاتی ہوں قُرْبَةً اِلَى اللّٰه۔

☆ جو تقصیر کروائے: حجِ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر بجالاتا / لاتی ہوں قُرْبَةً اِلَى اللّٰه۔

Presented by Ziaraat.Com

نوٹ:

☆ یہاں ایک بڑی غلطی کی جاتی ہے۔قربان گاہ کے باہر ہی سر منڈوانا (کیونکہ قربان گاہ کا منیٰ میں ہونا مشکوک ہے) جبکہ سر منڈوانے کا عمل منیٰ ہی میں ہونا چاہیے۔اس لئے قربانی کے بعد اتنا واپس جائیں کہ یقین ہو جائے کہ منیٰ میں داخل ہو گئے۔پھر سر منڈوانا چاہیے۔

☆ چونکہ آج کل عموماً حاجی قربان گاہ نہیں جاتے ہیں اس لیے یہ غلطی ان کارکنوں سے ہوتی ہے جو سارے قافلے کی طرف سے جاتے ہیں پس یہ مسئلہ اُنہی کے لیے لکھا گیا ہے۔

☆ ایڈز (Aids) یا ہپاٹائیٹس (Hepatitis) وغیرہ کے امکان کی وجہ سے یہ واجب ساقط نہیں ہے بلکہ اس کے لیے الگ سے اپنے لیے نیا ریز ر خرید کر نائی کو دیں۔

بعض اوقات قربانی کرتے کرتے یا حاجی کو اس کی خبر پہونچتے پہونچتے رات ہو جاتی ہے اب مراجع میں اختلاف ہے کہ کیا رات کو سر منڈوانا یا تقصیر کرنا جائز ہے یا اگلے دن تک انتظار کرنا ہوگا۔آقا خوئیؒ کے نزدیک احتیاط واجب ہے کہ رات کو یہ عمل انجام نہ دیں بلکہ احرام کی حالت میں رات گزار کر اگلے دن یہ عمل انجام دیں جبکہ باقی تینوں مراجع رات میں بھی سر منڈوا کر یا تقصیر کر کے احرام اتارنے کی اجازت دیتے ہیں بلکہ آقا خامنہ ای کا نظریہ یہ ہے کہ اگر قربانی میں تاخیر ہو رہی ہو تب بھی حلق یا تقصیر عید کا دن ختم ہونے سے پہلے انجام دے دیں چاہے قربانی نہ ہو سکی ہو۔

حلق (سر منڈوانا) یا تقصیر کے بعد اب منیٰ کے جو تین واجبات ہیں ختم ہو گئے اور اب حاجی احرام سے فارغ ہو گئے یعنی واپس خیمے میں آکر احرام اتار دیں اور وہ تمام پابندیاں جو احرام کی وجہ سے تھیں ختم ہو گئیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں وہ دوبارہ حلال ہو گئیں (اور مرد سلا ہوا لباس بھی پہن سکتا ہے) سوائے تین کے یعنی خوشبو، بیوی اور شکار کے۔یہ تینوں ابھی حرام رہیں گی۔

اعمالِ مکّہ مکرّمہ

اب جو پانچ اعمال بیان کیے جارہے ہیں یعنی:

۷۔ طوافِ کعبہ
۸۔ نمازِ طواف
۹۔ سعی
۱۰۔ طواف النساء
۱۱۔ نمازِ طواف النساء

یہ پانچ اعمال دس تاریخ کو منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد انجام دیئے جائیں گے۔چاہے تو اسی دن مکّہ واپس جا کر (کیونکہ یہ پانچوں اعمال مکّہ ہی میں انجام دیئے جا سکتے ہیں) ان کو انجام دے دیں۔مگر شام کو غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ واپس پہنچنا ہے۔کیونکہ گیارہویں شب اور بارہویں شب کو غروبِ آفتاب سے منیٰ میں رہ کر رات گزارنا واجب ہے۔پس اگر منیٰ کے تینوں واجبات کے

Presented by Ziaraat.Com

بعد اتنا وقت ہو کہ مکّہ جا کر ان پانچوں اعمال کو انجام دے کر غروبِ آفتاب تک منیٰ پہنچ جائے تو بہتر ہے کہ واپس مکّہ جا کر انہیں انجام دے اور اگر اتنا وقت نہ ہو یا انسان نہ چاہے تو یہ واجبات گیارہ تاریخ کو منیٰ سے جا کر بھی انجام دے سکتا ہے مگر پھر یہ شرط ہے کہ غروبِ آفتاب سے پہلے آجائے اور اگر نہ چاہے تو بارہ تاریخ کو بھی جا کر انجام دے سکتا ہے بلکہ ذی الحجہ کے پورے مہینے میں ان پانچوں اعمال کو انجام دیا جا سکتا ہے۔ البتہ جب تک یہ اعمال انجام نہیں دیئے جائیں اس وقت تک:

۱) وطن نہیں جا سکتا ہے۔

۲) خوشبو اور عورت حرام رہتی ہے (خوشبو میں خوشبودار صابن اور ٹوتھ پیسٹ بھی شامل ہیں)

۳) دوسروں کے لیے عُمرے نہیں کر سکتا ہے۔

۴) بعض مراجع کے نزدیک مکّہ سے نہیں نکل سکتا (مثلاً جدّہ)

نوٹ:

اوپر کے مسئلے میں خط کشیدہ عبارت میں مراجع میں اختلاف ہے بعض مراجع فرماتے ہیں کہ آدھی رات تک بھی آسکتا ہے۔ تفصیل آگے آئے گی۔

۷) طوافِ کعبہ:

اوپر والے نوٹ کی روشنی میں انسان جب چاہے مکّہ آ کر طواف انجام دے۔ اس کی نیّت یہ ہوگی۔ ''حج اسلام کے حج تمتع کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرتا/کرتی ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ''۔ اس کی تمام شرائط (نیت کو چھوڑ کر) وہی ہونگی جو عُمرہ تمتع کی گفتگو میں بیان کی گئیں اور بالکل وہی طریقہ ہوگا۔

۸) نمازِ طوافِ حج:

طواف کے بعد مقامِ ابراہیمؑ پر اس کی دو رکعت نماز انجام دینا ہوگی اس کی شرائط و طریقہ بھی بالکل وہی ہے جو عُمرہ تمتع کے تذکرہ میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی: ''حج اسلام کے حج تمتع کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا/پڑھتی ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ''۔

۹) سعی:

نمازِ طواف کے بعد صَفَا و مَروہ کے درمیان سعی (سات چکر لگانا) انجام دیں۔ اس کا طریقہ و شرائط بالکل وہی ہیں جو عُمرہ تمتع کے ذکر میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی: ''حج اسلام کے حج تمتع کے لیے سعی کرتا/کرتی ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ''۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۰) طوافُ النِّساء:

سعی کے بعد پھر خانۂ کعبہ کی جانب آئیں اور اب پھر ایک مرتبہ طواف (یعنی خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر) بالکل اسی طریقے و شرائط سے انجام دیں جس طرح عمرۂ تمتع میں گزرا۔ اس دوسرے طواف کا نام طواف النِّساء ہے۔ طواف النِّساء اور اس کی نماز کے بعد مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوگئے تھے) پھر حلال ہو جاتے ہیں۔ اس کا طریقہ بالکل وہی ہے جو دیگر طواف کا تھا فرق صرف نیّت کا ہے جو یہ ہوگی: ''حجِ اسلام کے حجِ تمتع کے لیے طواف النِّساء انجام دیتا/دیتی ہوں قُــرْبَةً اِلَى اللّٰه''۔

۱۱) نمازِ طوافُ النِّساء:

طواف النِّساء کے بعد اب مقامِ ابراہیمؑ پر ۲ رکعت نماز پڑھیں۔ اس کا طریقہ و شرائط وہی ہیں جو اِس سے پہلے کی طواف کی نمازوں کا ہے۔ فرق صرف نیّت میں ہے۔ اس کی نیّت یہ ہوگی: ''حجِ اسلام کے حجِ تمتع کے لیے طواف النِّساء کی دو رکعت نماز پڑھتا/پڑھتی ہوں قُرْبَةً اِلَى اللّٰه''۔

نوٹ:

منیٰ میں سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد بھی تین چیزیں حرام رہ گئی تھیں ان میں سے خوشبو حج کے طواف، نمازِ طواف اور سعی کے بعد حلال ہو جاتی ہے اور بیوی طواف النِّساء اور اس کی نماز کے بعد حلال ہو جاتی ہے۔ شکار بہر حال حرم کی حدود میں حرام رہے گا۔

اہم مسئلہ: بعض افراد کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام پہننے کے بعد اور عرفات جانے سے پہلے اعمالِ مکّہ (طوافِ حج، اسکی نماز، سعی، طواف النِّساء اور اسکی نماز) انجام دیں۔ البتہ انکا احرام منیٰ میں سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد ہی اترے گا۔ یہ وہ افراد ہیں جن کے لیے ہجوم کی وجہ سے واجباتِ منیٰ کے بعد ان اعمال کو انجام دینا بہت مشکل ہو اور ان کی واپسی کی پرواز بہت جلد ہو مثلاً بوڑھے یا وہ خواتین جن کو حیض آنے کا خوف ہو وہ بھی اس رعایت کی حقدار ہیں۔ مگر آقائے خوئیؒ کے مقلِد اس مسئلہ میں احتیاط کریں۔ تفصیل کے لیے علماء سے رجوع کریں۔ واضح رہے کہ حج میں عورتوں کو بعض سہولتیں صرف عورت ہونے کی بنا پر ملتی ہیں چاہے جوان ہوں یا بوڑھی، صحت مند ہوں یا مریض، طاقتور ہوں یا کمزور مثلاً مُزْدَلِفَہ میں سورج نکلنے تک کا قیام کی معافی مگر مذکورہ بالا سہولت یعنی طواف وغیرہ کا مقدّم کرنا (پہلے انجام دے دینا) عورتوں کو بھی صرف مجبوری (جیسے بڑھاپا، کمزوری، مرض یا حیض کا خوف) میں حاصل ہے عام عورتیں مردوں کی طرح ان واجبات کو پہلے انجام نہیں دے سکتی ہیں۔

۱۲) منیٰ میں رات گزارنا:

منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی شب کو غروبِ آفتاب سے آدھی رات تک رہنا واجب ہے خواہ رات کا پہلا آدھا

Presented by Ziaraat.Com

حصّہ گزاریں یا دوسرا آدھا حصّہ یعنی نصف شب سے صبح تک البتّہ آقا خمینیؒ کے نزدیک رات کا پہلا حصّہ (غروب سے نصف شب) تک ہی گزارنا واجب ہے۔ اس قیام کے لیے نیّت ضروری ہے جو یہ ہے: ''حج اسلام کے حجِ تمتع کے لیے منیٰ میں گیارہویں شب / بارہویں شب قیام کرتا / کرتی ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ''۔

۱۳) رمی الجمرات:

منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں کے دن واجب ہے کہ تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں ماری جائیں چھوٹے شیطان کو اُولیٰ درمیانی کو وُسطیٰ اور بڑے کو عقبہ کہا جاتا ہے اسمیں مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

۱۔ نیّت: ''میں حج تمتع کے لیے گیارہویں تاریخ کو / بارہویں تاریخ کو جَمرۂ اُولیٰ کو (پھر جمرۂ وُسطیٰ کو پھر جمرۂ عقبہ کو) کنکریاں مارتا / مارتی ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ''۔

۲۔ ترتیب: پہلے اُولیٰ کو پھر وُسطیٰ کو اور پھر عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں۔

۳۔ وقت: طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک اور باقی وہی تمام شرائط ہر شیطان کو کنکریاں مارنے کے سلسلے میں ہیں جو بڑے شیطان کو کنکر مارنے کے سلسلے میں بیان ہوچکیں۔ (سوائے صفحہ ۳۰ کے مسئلے کے)

چند مسائل:

۱۔ تجربے سے پتا چلا کہ پہلے دن (بقرعید) کنکر مارنے کے لیے زوال کے بعد کا وقت بہتر ہے اور باقی دونوں دن صبح 7 سے 11 بجے، یہ فقہی مسئلہ نہیں ہے اور اب اسمیں بھی تبدیلی آرہی ہے۔

۲۔ بعض افراد کے لیے تیرھویں رات بھی منیٰ کا قیام اور تیرھویں تاریخ کے دن بھی تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا واجب ہے۔ مگر عام طور پر یہ مسئلہ پیش نہیں آتا ہے سوائے ایک گروہ کے جس کا بیان آگے آرہا ہے۔

۳۔ گیارہ ذی الحجہ کو کنکر مارنے کے علاوہ پورا دن کوئی اور شرعی واجب نہیں۔ انسان چاہے تو منیٰ میں آرام کرتا رہے اور چاہے تو مکّہ آجائے۔ مکّہ آکر بھی چاہے تو حج کے باقی پانچ واجبات انجام دے اور چاہے تو عمارت میں نہا دھو کر آرام کرتا رہے (خوشبو کا استعمال حرام رہے گا) بہرحال رات منیٰ میں قیام کے لیے واپس جانا واجب ہے۔

منیٰ سے واپسی:

بارہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکر مارنے کے بعد ظہر کے وقت تک منیٰ میں ٹھہرنا ہے۔ ظہر کے بعد غروب سے پہلے مکّہ واپس آجانا ہے اگر غروب سے پہلے واپس نہ آئے تو پھر اب وہ رات بھی (جو تیرہویں رات ہوگی) منیٰ میں گزارنا پڑے گی اور پھر تیرھویں کی صبح کو پھر تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہوگی۔ البتّہ اس کے بعد جس وقت چاہیں منیٰ سے مکّہ آسکتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

بہر حال بارہویں کو ظہر کے بعد آپ مکّہ کی جانب آجائیں یا تیرہوں کو کسی بھی وقت چلے آئیں ۔اب آپ مکّہ پہنچ چکے ہیں اگر آپ اس دوران وہ پانچوں اعمال بجالا چکے ہیں جن کا تذکرہ کیا گیا تو اب آپ کا حج مکمل ہو گیا ہے اور آپ حاجی بن چکے ہیں لیکن اگر وہ اعمال انجام نہیں دیئے تو واپس مکّہ آ کر انہیں انجام دیں اور پھر آپ کا حج مکمل ہو جائے گا اور خدا (جو ہر مومن کی خلوص دل سے انجام دی گئی عبادت کو قبول کرتا ہے) نے آپ کو ہر گناہ سے پاک کر دیا اور معصومؑ کے ارشاد کے مطابق آپ اس طرح واپس آئیں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ ۔کوشش کیجئے حکمِ خدا کی اطاعت، گناہوں سے دوری اور نفس پر کنٹرول کا جو مظاہرہ آپ نے حج میں کیا وطن آ کر بھی آپ اسی کی پابندی کرتے رہیں اور جس طرح گناہ بخشوا کے آئے ہیں اب مزید گناہ نہ ہونے پائیں ۔

چند قابلِ توجہ اُمور

۱) حج کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارت کی بہت تاکید ہے ۔البتہ اختیار ہے چاہے حج سے پہلے جائیں یا بعد میں ۔

۲) مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کرنا یا کم از کم آٹھ دن رہنا ضروری نہیں ہے ۔

۳) عُمرۂ تمتع کے بعد، حج مکمل ہونے تک مکّہ سے نکلنا صحیح نہیں ہے ۔پس اس دوران جدّہ جانا یا عرفات و منیٰ کی زیارات صحیح نہیں ۔

۴) مسجد الحرام و مسجدِ نبوی کے پتھر پر سجدہ صحیح ہے اگر کبھی قالین بچھا ہو تو تنکوں کی چٹائی، پنکھا یا کاغذ رکھ کر سجدہ کریں ۔ہاتھ یا ناخن پر سجدہ غلط ہے ۔البتہ امام خمینیؒ اور آقا خامنہ ای کے نزدیک قالین پر بھی سجدہ صحیح ہے ۔

۵) موجودہ مراجع کے نزدیک شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ میں بھی عُمرۂ مفردہ ہو سکتا ہے ۔البتہ عُمرۂ تمتع اور حج تمتع کے درمیان عُمرۂ مفردہ نہیں ہو سکتا۔

۶) جس نے جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے طواف النساء چھوڑ دیا اسے خود جا کر کرنا ہو گا اور بھولے سے چھوڑ دیا جائے تو نائب بنایا جا سکتا ہے ۔

۷) مسافر کے لیے حکمِ شریعت ہے کہ دورانِ سفر چار رکعتی نمازوں کو دو رکعتی (یعنی صرف دو رکعتیں) پڑھیں ۔لیکن چار مقامات ایسے ہیں جہاں مسافروں کو اختیار ہے چاہے پوری نماز پڑھے یا قصر پڑھے ۔ان میں مکّہ و مدینہ بھی شامل ہے ۔آقا خوئیؒ و آقا خامنہ ای اور آقا سیستانی کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم مکّہ و مدینہ کے پورے شہر کے لیے ہے ۔اس لیے خواہ مسجد میں نماز پڑھیں یا گھر میں اختیار رہے ۔آقا خمینیؒ کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجدِ نبوی کی حدود کا ہے ۔باقی شہر میں نماز قصر ہی پڑھنا ہوگی ۔البتہ واضح رہے کہ مسافر اسے کہتے ہیں جو دس دن سے کم کسی ایک جگہ قیام کرے ۔پس جس کسی کو مکّہ یا مدینہ میں سے کسی ایک جگہ دس یا دس دن سے زائد رہنا ہو تو وہاں نماز پوری پڑھنا ہوگی ۔

۸) برادرانِ اہلِ سنّت کے ساتھ نمازِ جماعت میں شرکت کا ثواب ہے ۔اس لیے جماعت کی نیت کر کے مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنا بہتر ہے ۔اس صورت میں حمد و سورہ بھی خود پڑھیں گے اور پوری نماز آہستہ آواز میں پڑھی جائیگی ۔خواہ وہ

Presented by Ziaraat.Com

مغرب، عشاء یا صبح کی نماز ہی کیوں نہ ہو۔

عُمرہ مُفردہ

اگر چہ ہمارا موضوع واجب حج ہے مگر ضمناً عُمرہ مُفردہ (وہ عام عُمرہ جس کا حج سے کوئی تعلق نہیں ہے) کا طریقہ بھی بتانا مناسب ہے خصوصاً اس لیے کہ بعض حضرات جو پہلے مکہ آ کر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں انہیں چونکہ پہلے یہ عُمرہ مُفردہ کرنا پڑے گا اس لیے اس کا طریقہ معلوم کرنا ضروری ہے۔

اب تک جو پانچ واجبات عُمرہ تمتع کے لیے بتائے گئے عُمرہ مُفردہ میں بھی پہلے یہی پانچ کام کرنا ہیں۔ البتہ ان کی نیت میں حسب ذیل فرق ہوگا:

۱) احرام باندھتے وقت: عُمرہ مُفردہ کا احرام باندھتا / باندھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

۲) طواف کے وقت: عُمرہ مُفردہ کا طواف کرتا / کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

۳) نمازِ طواف کے وقت: عُمرہ مُفردہ کے طواف کی نماز پڑھتا / پڑھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

۴) سعی کرتے وقت: عُمرہ مُفردہ کے لیے سعی کرتا / کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

۵) تقصیر کے وقت: عُمرہ مُفردہ کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا / کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

اس کے بعد دو چیزیں اور کرنا ہیں جو عُمرہ تمتع میں نہیں ہیں۔

۱) طوافُ النِّساء

۲) نمازِ طوافُ النِّساء

طوافُ النِّساء کا مطلب ہے کہ جب تقصیر کر لیں تو پھر کعبہ کی طرف واپس آ کر پہلے والے طریقہ سے سات چکر لگائیں البتہ نیت یہ ہوگی:

''عُمرہ مُفردہ کے لیے طوافُ النِّساء کرتا / کرتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

اس کے بعد بالکل پہلے طریقے سے مقامِ ابراہیمؑ پر ۲ رکعت نماز پڑھیں جس کی نیت یہ ہوگی:

''عُمرہ مُفردہ کے طوافُ النِّساء کی نماز پڑھتا / پڑھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔

واضح رہے کہ طوافُ النِّساء اور اس کی نماز عورت و بچہ کے لیے بھی ضروری ہے خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ اور عُمرہ مُفردہ مکمل ہوگیا۔

دوسرے عُمرے:

☆ اگر کوئی شخص حج کے بعد یا بالکل ابتدا میں عُمرہ تمتع سے پہلے دوسرے عُمرے انجام دینا چاہتا ہے تو اکثر علماء نے اس کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

مدّت کی قید لگائی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ایک ماہ میں صرف ایک عُمرہ ہوسکتا ہے۔ بعض کے نزدیک دو عُمروں کے درمیان کم از کم دس دن کا فاصلہ لازم ہے۔ آقا سیستانی و آقا خوئی ؒ کے نزدیک اگر دونوں عُمرے اپنے لیے کریں تو ایک ماہ کا فاصلہ لازم ہے لیکن ماہ سے مراد ۲۹ سے ۳۰ دن نہیں بلکہ مہینہ کی تبدیلی مراد ہے اور اگر یہ عُمرے الگ الگ اشخاص کے لیے ہوں تو کسی بھی فاصلے کی ضرورت نہیں۔ ایک عُمرہ صبح اور ایک اسی شام کو بھی ہوسکتا ہے مثلاً ایک عُمرہ اپنے لیے، دوسرا والدین کے لیے، تیسرا مرحومین کے لیے، چوتھا اولاد کے لیے تو بغیر کسی فاصلے کے روزانہ بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں۔ جبکہ امام خمینی ؒ نے ہر صورت میں ہر دو عُمروں کے درمیان تین دن کے فاصلے کی شرط لگائی ہے۔

☆ عُمرہ زندہ کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے، مردہ کی طرف سے بھی۔ ایک عُمرہ ایک شخص کے لیے بھی ہوسکتا ہے، ایک سے زیادہ کے لیے بھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ عُمرہ ایک ایسے گروہ کی طرف سے کیا جائے جن میں کچھ زندہ اور کچھ مردہ ہوں۔

☆ مکّہ میں قیام کے دوران اگر کوئی عُمرہ کرنا چاہے تو اس کے احرام باندھنے کے لیے مکّہ سے قریب ہی ایک مقام ہے جس کا نام تَنعِیم ہے۔ اسکو مسجدِ عُمرہ یا مسجدِ عائشہ بھی کہتے ہیں۔ حرم کے سامنے سے بسیں بھی وہاں جاتی ہیں اور ٹیکسی بھی مل جاتی ہے۔ یہ مقام تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ البتہ واپسی میں مردوں کو پھر بند گاڑی کا مسئلہ درپیش آئے گا۔ امام خمینی ؒ و آقا خامنہ ای نے اجازت دی ہے کہ مسجدِ عُمرہ سے بند گاڑی میں آسکتے ہیں اور کفارہ نہیں ہے، خواہ دن کو آئیں یا رات کو۔ آقا خوئی ؒ نے احتیاط واجب لگا کر مردوں کے لیے منع کیا ہے اور آقا سیستانی نے رات کے وقت اجازت دی ہے لہذا اگر رات کے وقت عُمرہ کیا جائے تو گویا ہر مرجع کے نزدیک بند گاڑی کے سفر کی اجازت ہے (آقا خوئی ؒ کے مقلّد احتیاط واجب میں رجوع کریں)۔

☆ اس مسجد میں پہنچنے کے بعد پھر اس طریقے سے احرام باندھیں جو گزر چکا ہے۔ جس کے لیے یہ بھی اجازت ہے کہ ہوٹل یا مسافر خانہ سے احرام کی چادریں پہن کر اس مسجد تک جائیں اور وہاں صرف نیّت اور تلبیہ انجام دیں۔ احرام باندھ کر واپس خانۂ کعبہ آکر اسی طریقہ سے پورا عُمرہ انجام دیں جس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے طریقے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نیّت میں ان افراد کا نام شامل کرنا ہوگا جن کی طرف سے عُمرہ انجام دے رہے ہیں۔ اس میں بھی سہولت ہے خواہ ان کا نام لیں یا رشتہ۔ مثلاً والدین کے عمرے کی نیّت یہ ہوگی:

''میں اپنے والدین کے عُمرہ مُفردہ کا احرام باندھتا / باندھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ''۔ اسی طرح باقی تمام اعمال کی نیّت بھی ہوگی۔

نوٹ:

تلبیہ بہت اہم اور دل کو چھونے والا ذکر ہے۔ مگر ہر وقت اور ہر جگہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے۔ عُمرۂ تمتّع و حجِ تمتّع کے بیان میں گزر چکا ہے کہ تلبیہ کب بند کرنا چاہیے۔ اسی طرح عُمرہ مُفردہ کرنے والے کے لیے بھی پابندی ہے۔ اگر وہ باہر سے آکر پہلا عُمرہ کر رہا ہے تو مکّہ کے مکانات نظر آنے پر تلبیہ بند کردے اور اگر تَنعِیم وغیرہ سے آرہا ہو تو کعبہ نظر آنے تک تلبیہ پڑھ سکتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نیابت کے چند مسئلے

۱) مرد عورت کی طرف سے اور عورت مرد کی طرف سے نیابت کر سکتی ہے۔

۲) جس نے پہلے کبھی حج نہ کیا ہو اور اس پر حج واجب نہیں ہے وہ نائب بن سکتا ہے اور اگر حج واجب ہے تو پہلے اپنا حج کرے۔

۳) صرف اُسی کو نائب بنا سکتے ہیں جس کی نماز بالکل درست ہو اور اسکی قرأت و مخارج صحیح ہوں۔

۴) نائب اپنی اور مرنے والے کی تقلید کا خیال کرتے ہوئے حج کرے۔ بعض مراجع کے نزدیک تو جو نیابت پر بھیج رہا ہے (مثلاً مرنے والے کا بیٹا) اسکی تقلید کا بھی خیال کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے صرف اسی کو نائب بنائیں جو اتنی معلومات رکھتا ہو۔

عورتوں سے متعلقہ چند اہم مسائل

حج کے دوران عورتوں کو خاص طور پر حیض (ماہواری) کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

۱) ایسی دوائیاں اور گولیوں کا استعمال جائز ہے جو خونِ حیض کو روک دے بشرطیکہ اس سے شدید ضرر نہ پہنچے۔ بہر صورت ڈاکٹر سے مشورہ کرنا مناسب ہے کیونکہ بعض اوقات ان دوائیوں کے اثرات پورے حج کو متاثر کر دیتے ہیں۔

۲) حالتِ حیض میں مسجد الحرام (خانۂ کعبہ کے گرد کی مسجد) و مسجدِ نبوی میں داخل ہونا بھی حرام ہے۔ ٹھہرنا بھی حرام ہے۔ البتہ صَفا و مَروہ پر یا ان کے درمیان جانا یا بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ مسجد کے اندر سے نہ جائیں بلکہ باہر کا راستہ اختیار کریں۔

۳) ان دو مسجدوں کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ٹھہرنا حرام ہے البتہ ایک دروازے سے داخل ہو کر اس طرح دوسرے دروازے سے نکل سکتے ہیں کہ ٹھہریں نہیں۔ میقات کی مساجد (مثلاً مدینہ میں مسجدِ شجرہ مکہ میں مسجدِ عُمرہ یا مسجدِ عائشہ) اور زیارتوں کے دوران کی مساجد مثلاً مسجدِ قُبا (مدینہ) مسجدِ جن (مکہ) وغیرہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔

۴) جو خونِ حیض کی شرعی شرائط پر پورا نہ اترے (چاہے طبی اعتبار سے وہ حیض ہی ہو) وہ اِستحاضہ کہلاتا ہے اور اس پر حیض کے احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً جو خون تین دن سے پہلے رک جائے (بلکہ اگر حیض کا خون جاری ہو جائے اور اسے دواؤں کے ذریعے دوسرے دن روک دیا جائے) وہ شرعاً حیض نہیں قرار پائے گا۔ اِسی طرح جو خون دس دن سے زائد آئے اس کے دس دن سے زائد مقدار حیض شمار نہیں ہوگی۔ یہ دونوں اِستحاضہ کے احکام پر عمل کریں گی۔

۵) جو خون سیّدانی ساٹھ سال کی عمر تک دیکھے وہ حیض ہے اور اسکے بعد سے اِستحاضہ قرار پائیگا۔ غیر سیّدانی پچاس سال تک خون کو حیض قرار دے البتہ پچاس و ساٹھ سال کے دوران کے خون میں مراجع میں اختلاف ہے آقا خمینیؒ و آقا خامنہ ای کی نزدیک یہ خون بھی استحاضہ مانا جائے گا۔ آقا خوئیؒ کے نزدیک احتیاط واجب کی بنا پر اس خون میں حیض و اِستحاضہ کے احکام جمع

Presented by Ziaraat.Com

ہو نگے ۔البتہ آقا سیستانی سیّدانی وغیر سیّدانی میں عمر کے فرق کے قائل نہیں ہیں اور دونوں کے لیے ساٹھ سال تک حیض کی حد ہے واضح رہے کہ عمر کا حساب قمری سال (چاند کے حساب سے) ہوگا۔

۶) خواتین کے لیے مناسب ہے کہ سفرِ حج پر آنے سے قبل استحاضہ کے احکام بھی سمجھ لیں خصوصاً قلیلہ، متوسطہ و کثیرہ کا فرق اور انکے احکام ۔بعض اوقات طواف اور اس کی نماز کے لیے الگ الگ غسل بھی کرنا پڑتے ہیں، بعض اوقات الگ الگ وضو کرنا ہوتے ہیں، بعض اوقات تیمم بھی کرنا ہوتا ہے اور اکثر وضو یا غسل حرم کے قریب کے غسل خانوں میں انجام دینا ہوتا ہے۔ ہوٹل یا اپنی رہائش سے وضو کر کے آنا (بلکہ کبھی کبھی غسل کر کے آنا) کافی نہیں ہوتا ہے ۔اس مختصر کتاب میں تفصیلات کی گنجائش نہیں۔

۷) حیض کے عالم میں عُمرہ وحج کے وہ تمام واجبات انجام دیئے جاسکتے ہیں جو مسجد الحرام کے اندر نہیں ہوتے ۔یعنی طواف و اس کی نماز کے علاوہ باقی واجبات کے لیے حیض رکاوٹ نہیں ہے ۔یہاں تک کہ احرام بھی اسی حالت میں پہنا جاسکتا ہے۔اس مسئلے کی کچھ وضاحت کی جارہی ہے۔ تفصیل کے لیے مراجع کی کتاب یا علماء سے رجوع کریں۔

اگر حج کے پہلے حصّے یعنی عُمرہ تمتع میں حیض آجائے:

اگر عُمرہ تمتع کا احرام پہننے سے پہلے عورت حیض میں ہو تو وہ اسی حالت میں احرام پہن کر مکّہ آجائے اور پھر عُمرہ کے باقی واجبات روک کر پاک ہونے کا انتظام کر لے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ۔یہی حکم اس وقت ہے جب احرام کی حالت میں تو عورت پاک تھی مگر طواف شروع کرنے سے قبل حیض شروع ہوجائے ۔یہ دونوں خواتین پاک ہو کر عُمرہ تمتع مکمل کرلیں۔

البتہ حیض، طواف و اس کی نماز کے بعد شروع ہوا تو عُمرہ تمتع کے باقی دونوں واجبات (سعی و تقصیر) اسی حالت میں انجام دے کر احرام سے فارغ ہو جائیں۔

اہم مسئلہ:

جن حالتوں میں حائض پر واجب ہے کہ وہ عُمرہ تمتع کے واجبات روک کر انتظار کریں اگر ان کے پاس انتظار کا وقت نہ ہو (یعنی حج کے دوسرے حصہ حج تمتع کا وقت آگیا ہو ۔مثلاً ایک خاتون ایک ذی الحجہ کو مکّہ میں داخل ہوئی اور اسکے پاک ہونے کی تاریخ 10 ذی الحجہ ہے جبکہ حج تمتع 9 ذی الحجہ کو شروع ہو جاتا ہے) تو ایسی صورت میں مسئلہ کی مختلف صورتیں ہیں ۔جن کا بیان درج ذیل ہے ۔ بظاہر مسئلہ پیچیدہ محسوس ہوتا ہے مگر ذرا غور سے مطالعہ کریں تو واضح ہو جائے گا۔

۱) اگر احرام پہنتے وقت ہی حائض تھی اور یقین تھا کہ دوسرا حصہ شروع ہونے تک پاک نہ ہو سکے گی تو اس کو شروع ہی سے (احرام پہنتے وقت ہی) حج افراد کی نیت کرنا ہوگی اور عُمرہ تمتع کی نیت نہیں کرسکتی البتہ آقا خوئیؒ کے نزدیک مافی الذّمہ کی نیت کر سکتی ۔اب اس کا حج شروع سے ہی حج اِفراد ہوگا یعنی اسے نہ عُمرہ تمتع کرنا ہے نہ حج تمتع ۔البتہ حج اِفراد کے بعد ایک

Presented by Ziaraat.Com

عُمرۂ مفردہ کرنا ہوگا۔

لیکن اگر اس کا یہ یقین غلط نکلا اور یہ پاک ہوگئی تو اس صورت میں آقا خمینیؒ کے نزدیک اس کا یہ احرام (حج اِفراد والا) باطل ہوگیا اور اسے عُمرۂ تمتع کی نیت سے نیا احرام پہن کر اب عام طریقہ سے عُمرۂ تمتع وحجِ تمتع کرنا ہے۔ آقا خوئیؒ کے نزدیک اگر اس نے حجِ اِفراد کی نیت کرکے احرام پہنا تھا تو یہی حکم ہے اور اگر مافی الذِّمّہ کی نیت سے احرام پہنا تھا تو اسی احرام میں عُمرۂ تمتع کرکے عام طریقے سے حج انجام دے۔ آقا سیستانی کے نزدیک ہر اس صورت میں بھی (یعنی جب اس کا یقین غلط نکلے اور اس نے حجِ اِفراد کی نیت کی ہو) وہ نیت بدل کر عُمرۂ تمتع کی نیت کرے۔

(نوٹ: اس پورے مسئلے میں آقا خامنہ ای کا فتوی حاصل نہ ہوسکا)۔

۲) اگر احرام پہنتے وقت حائض تھی اور اندازہ تھا کہ پاک ہوکر عُمرۂ تمتع مکمل کرنے کا موقع مل جائے گا (یعنی پہلے مسئلے کے برعکس) مگر پھر اندازہ غلط نکلا اور پاک نہ ہوسکی یہاں تک کہ حج کے دوسرے حصے کا وقت آگیا تو اب اس کا حج بدل کر حجِ اِفراد ہوجائے گا۔ اس مسئلے میں بھی آقا خامنہ ای کا فتوی کا حاصل نہ ہوسکا۔

۳) اگر احرام کے وقت پاک تھی مگر مکّہ پہنچ کر طواف شروع کرنے سے پہلے حیض شروع ہوگیا اور پاک ہونے سے پہلے حج کا دوسرا حصّہ (9 ذی الحجہ احرام پہن کر عرفات پہونچنا) شروع ہوجائے گا تو ایسی صورت میں آقا خمینیؒ کے نزدیک وہ نیت بدل کر حجِ اِفراد کی نیت کرے۔ آقا خوئیؒ وسیستانی کے نزدیک اسے اختیار ہے کہ چاہے تو نیت بدل کر حجِ اِفراد کی نیت کرے اور چاہے تو اسی عُمرۂ تمتع کی نیت پر باقی رہتے ہوئے طواف و اس کی نماز چھوڑ کر سعی وتقصیر کرکے عُمرۂ تمتع کا احرام اتار دے اور حجِ تمتع کا احرام پہن کر عرفات چلی جائے اور حجِ تمتع کے سارے اعمال انجام دے کر جب اسکا طواف کرنے آئے تو اس سے پہلے عُمرۂ تمتع کا طواف ونماز طواف انجام دے اور پھر حجِ تمتع کا طواف انجام دے۔ اس مسئلے میں بھی آقا خامنہ ای کا فتویٰ حاصل نہ ہوسکا۔

۴) اگر احرام کے وقت پاک تھی اور طواف اور اس کی نماز ادا کرکے نجس ہوگئی۔ تو اس حالت میں سعی اور تقصیر کرکے عُمرۂ تمتع مکمل کرے جیسا کہ شروع میں بیان ہوچکا ہے۔

جب حج کے دوسرے حصے یعنی حجِ تمتع میں حیض آجائے۔

حائض عورت کے لیے حج کے پہلے حصے یعنی عُمرۂ تمتع میں جتنی پیچیدگی محسوس ہورہی ہے۔ اتنا ہی دوسرے حصے یعنی حجِ تمتع میں مسئلہ آسان محسوس ہوتا ہے۔ اگر کوئی عورت حجِ تمتع کے درمیان حائض ہوجائے تو پورے حج کو ایک عام پاک عورت کی طرح انجام دیتی رہے اور صرف اعمالِ مکّہ (یعنی حج کا طواف، اسکی نماز، سعی، طوافُ النِّساء اور اس کی نماز) چھوڑ دے اور جب پاک ہوجائے تو اسے انجام دے دے اور اگر حج کے بعد پاک ہونے تک انتظار ممکن نہیں ہے (مثلاً پاکیزگی 16 ذی الحجہ کو حاصل ہوگی اور واپسی کی پرواز

Presented by Ziaraat.Com

14 ذی الحجہ کو ہے) تو طواف اور اس کی نماز کے لیے کسی کو نائب مقرر کرے پھر سعی خود جا کر کرے (مگر مسجد سے ہو کر صَفا مَروَہ نہ جائے بلکہ باہر کا راستہ اختیار کرے) اور پھر طواف النّساء اور اس کی نماز کے لیے کسی کو نائب مقرر کرے۔ البتہ دونوں صورتوں میں نائب ایسا ہو کہ اس کی نماز بالکل درست ہو۔

دوسرے الفاظ میں حیض کے عالَم میں حج کا احرام پہنا جا سکتا ہے (مگر مسجد الحرام میں جا کر نہیں) عَرَفات، مُزْدَلِفَہ اور منیٰ جا سکتے ہیں، شیطان کو کنکر مارنا، قربانی، تقصیر اور منیٰ کی راتوں کے قیام کے لیے بھی طہارت شرط نہیں ہے۔

حجِ اِفراد

جیسا کہ کتاب کے شروع میں گزر چکا ہے کہ مکّہ سے دور رہنے والوں پر جو حج واجب ہے وہ حجِ تمتّع کہلاتا ہے۔ اور مکّہ والوں کے لیے جو حج واجب ہے وہ حجِ اِفراد کہلاتا ہے مگر بعض اوقات مکّہ سے دور رہنے والوں پر بھی حجِ اِفراد واجب ہو جاتا ہے۔ خصوصاً حائض عورتوں کے لیے، اسی لیے اسکا مختصر بیان بھی ضروری ہے۔

مکّہ سے دور رہنے والے جو حج عموماً انجام دیتے ہیں اسکے دو حصّے ہوتے ہیں یہ دونوں مل کر ایک حج قرار پاتے ہیں جبکہ حجِ اِفراد میں تنہا ایک ہی حج ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ تقریباً وہی ہے جو عام حج کے دوسرے حصّے کا ہے یعنی: عورت اگر شروع سے ہی حجِ اِفراد کر رہی ہے (احرام پہنتے وقت ہی جس کا شرعی وظیفہ اِفراد ہو) تو وہ احرام بھی اِفراد کی نیت سے باندھے گی جو اس طرح ہے: ''میں اپنے واجب حجِ اِفراد کا احرام پہنتی ہوں قُربَۃً اِلَی اللّٰہ اور اگر شروع میں اس نے عُمرۂ تمتّع کا احرام پہنا اور مکّہ پہنچ کر اس کی ذمہ داری حجِ اِفراد ہو گئی تو وہ صرف نیت بدل دے گی کہ اب میں حجِ اِفراد انجام دیتی ہوں قُربَۃً اِلَی اللّٰہ۔

مکّہ پہنچ کر جہاں اس کے اَفراد، خاندان و قافلے والے عُمرۂ تمتّع انجام دے کر احرام اتار کر پھر چند دن کے انتظار کے بعد حجِ تمتّع کا احرام پہن کر عَرَفات جائیں گے، وہاں یہ حالتِ احرام میں مکّہ ہی میں رہ کر اِسی احرام سے دوسروں کے ساتھ عَرَفات جائے گی۔ اس کے بعد تمام اعمال وہی ہونگے جو دیگر حُجّاج انجام دے رہے ہیں۔ صرف یہ کہ حجِ اِفراد میں قربانی واجب نہیں ہے۔

(البتہ مستحب ہے) یعنی دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکر مارنے کے بعد یہ چاہے تو تقصیر کر کے احرام فوراً اتار سکتی ہے۔ (جبکہ دوسروں کو قربانی کرنے کے بعد حلق یا تقصیر کی اجازت ہے)۔ اسی طرح یہ منیٰ میں قیام و اعمالِ مکّہ دوسروں کی طرح انجام دے گی اور اس کا یہ حج صحیح بھی ہوگا اور واجب فریضہ بھی ادا ہو جائے گا۔

البتہ حج کے بعد (اگر اسکے لیے ممکن ہو) تو اسے ایک عُمرۂ مُفرَدہ بھی انجام دینا ہوگا۔ تفصیلات کے لیے مراجع کی کتاب یا علماء سے رجوع کریں۔

Presented by Ziaraat.Com